گرگ آتش

عتیقہ فیض

تم ---تم بس یہی کرتے رہنا کوشش نہ کرنا "حورعین نے تلملا کر ٹائپ کیا تھا اور اسکے جواب کا انتظار کرنے لگی چند منٹ بعد ہی اسکا جوابی پیغام موصول ہوا۔

توکیا کروں رشتہ لے کر آیا تھا ناں ----کیا کہا تھا تمہاری بہن اور بہنوئی نے ---ہم کسی کنگلے کے ہاتھ میں رشتہ نہیں دیتے ---

تو --تو تم یار کوئی چھوٹی موٹی ہی نوکری کر لو --کیا ماڈل و اداکار اتنی آسانی سے بنا جاتا ہے ؟؟؟ حورعین کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ عباد کو کیسے سمجھائے دوسری طرف وہ کچھ سمجھنے کے لئے تیار ہی نہیں تھا

یار میرا خواب ہے یہ ---"عباد کا رٹا رٹایا جواب دیکھ کر وہ بھنا گئی"

پھر میرا ملنا بھی ایک خواب ہی سمجھو"وہ پیغام بھیج کر موبائل بند کر کے تکیہ درست کر کے لیٹ گئی اور ناچاہتے ہوئے بھی اسکی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر

تکیئے میں جذب ہو گیا ۔۔۔۔اس نے سختی اور مضبوطی سے اپنی آنکھوں کو رگڑا تھا اور آگے کا لائحہ عمل ترتیب دینے لگی ۔۔۔۔اسکے بہنوئی کی دبئی میں نوکری لگ گئی تھی ساری سہولیات کے ساتھ ساتھ فیملی کو ساتھ رکھنے کی بھی سہولت دی گئی تھی بہنوئی رابعہ کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا اور رابعہ بھی جانا چاہتی تھی اور حورعین اسکو حق بجانب بھی سمجھتی تھی بھلا ایک گھر بار چھوڑ کر وہ حورعین کے ساتھ کیوں رکتی ۔۔۔؟؟ .....المختصر وہ دونوں چاہتے تھے بنا کوئی زیادہ خرچہ ورچہ کیئے حورعین کی اچھے اور مہذب گھرانے میں شادی ہو جائے لڑکا سہی کماتا کھاتا ہو اور حورعین کو بھی خوش رکھے یعنی وہ اس زمانے میں معجزہ چاہتے تھے ۔۔۔۔اور یہ معجزہ ہو کر نہیں دے رہا تھا ۔۔۔جس وجہ سے آئے دن گھر میں تلخی بڑھتی جا رہی تھی اور اس تلخی کی وجہ بنا کسی شک و شبہے کے وہی تھی ۔۔۔

اگلے دن صبح راسم کے آفس جاتے ہی حورعین باہر آئی تھی ---رابعہ نے اسکو دیکھ کر سپاٹ چہرہ کر لیا تھا اور اپنے لئے چائے نکالنے لگی --- لیکن رابعہ نے کن انکھیوں سے اسکے ہاتھ میں فائل اور دوسرے کاندھے پر پرس کو دیکھا تھا ---مگرحورعین کو ناشتے کے لئے ٹیبل کی طرف آنے کے بجائے باہر جاتے دیکھا تو ٹھٹکی ---

کہاں جا رہی ہو؟

نوکری ڈھونڈنے اور ٹھکانا دیکھنے ---"حورعین کا لہجہ لٹھ مار تھا"

ٹھکانا رہنا دینا تم یہاں ہی رہو گی تمہارے بھائی نے کہا ہے پیچھے یہ گھر خالی ہی رہے گا تو اسکی دیکھ بھال کیسے ہوگی ---البتہ فراغت کے لئے نوکری کرنا چاہتی ہو تو اجازت ہے ---"رابعہ نے برتن سمیٹتے ہوئے اپنے لہجے میں تھوڑا پیار سمویا

تھا مگر لفظوں کا سہی چناؤ نہیں کر پائی ۔۔۔ حورعین کے گلے میں ایک گولہ سا اٹک گیا تھا اور آنکھیں نم ہو گیئں ۔۔

کاش رابعہ تم یہ کہتیں کہ میں اکیلی کیسے رہوں گی؟اس کے لہجے میں بے بسی اور افسوس تھا رابعہ نے اسکو چونک کر دیکھا

اب رشتے ڈھونڈ تو رہے ہیں تمہارے لئے مگر ۔۔۔

مگر آپ ایک معجزہ دیکھنا چاہتے ہیں رشتہ نہیں۔۔۔۔"اس نے تلخی سے رابعہ کی بات کاٹی تھی

تمیز سے بات کرو حورعین ۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔ سہی ۔۔۔ ٹھیک ہے ۔۔۔میں جا رہی ہوں اور ایک بار نوکری مل جائے تو یہ گھر بھی آپکو مبارک ہو "حورعین نے ایک گہرا سانس لے کر خود کو نارمل کرنا چاہا تھا

صرف بی-اے پاس پر آجکل نوکری نہیں ملتی بھوکے پیٹ پھرنا پڑتا ہے دھکے کھانے پڑتے ہیں"رابعہ نے تیزی سے طنز کیا تھا

تو آپ کونسا مجھے بھرے پیٹ بھیج رہی ہیں اور ہاں رہی دھکوں کی بات وہ منظور ہے مگر اس گھر کی دیکھ بھال نہیں "اس نے زہریلی مسکراہٹ لبوں پر سجا کر دوبدو جواب دیا تھا جس سے رابعہ کلس گئی

قدم قدم پر ثابت کرتی ہو کہ سوتیلے کبھی سگے نہیں ہوتے "رابعہ کی بات سے وہ سو فیصد متفق تھی ۔۔۔دونوں نے کبھی ایک دوسرے کو ایسا مان ہی نہیں دیا تھا کہ وہ سگوں والا پیار کر سکیں۔۔۔۔

بالکل اسلئے تو ہی مجھے اندازہ ہے باپ ایک نہ ہوتا تو تین ٹائم کا کھانا بھی آپ نہ دیتیں "حورعین نے کہا تھا اور رابعہ کو پیچھے بھنا ہو چھوڑتی نکلتی چلی گئی ۔۔۔

✨✨✨✨✨

امی میں جا رہی ہوں ۔۔۔"رانیہ نزاکت سے ساڑھی سنبھالتی اندر آئی تھی ۔۔۔ہلکے پرپل کلر کی شفون کی ساڑھی جس میں سے اسکے بلاؤز کا نیلا کلر اور پانچ انچ کے بازو سے اسکے گورے مگر سڈول بازو صاف نظر آرہے تھے ہاتھ اوپر کو اٹھاتی تو بغل کا نظارہ بھی ہو جاتا "آپ نے ناشتہ کر لیا؟؟ "وہ سبک روی سے چلتی انکے بیڈ کے

سامنے رکھے صوفے پر ٹک گئیں شہناز نے اسکا حلیہ دیکھ کر برا سا منہ بنایا

---انہیں رانیہ کا ایسا پہناوا سخت ناپسند تھا

کتنی بار کہا ہے ایسے عجیب عجیب لبادے مت پہنا کرو---گھر میں ایک جوان دیور بھی ہے اور ---"شہناز نے نرم سے لہجے میں ٹوکا تھا بہرحال وہ ناگواری ظاہر کرنہیں سکتی تھیں مگر رانیہ نے سر جھٹک کر انکی بات کاٹی کیونکہ ان سے لڑنا وہ بھی افورڈ نہیں کر سکتی تھی

"دیور سے یاد آیا امی خضر کو جگا دیا تھا آپ نے ؟؟...اسکی میٹنگ تھی آج ---

رانیہ نے انکی بات کو گول کر کے ماتھے پر ہاتھ مارا تھا---

نہیں شاید ابھی بھی سو رہا ہے "شہناز نے اسکی بات کو گول کرنا محسوس کر کے ناگواری سے کہا

میں جگاتی ہوں اسکو ---"وہ اپنی ساڑھی کا پلو اپنی کمر کے گرد لپیٹ کر اٹھی

تم خضر کے کمرے میں مت جاؤ --- تم اپنے پروڈکشن ہاؤس جاؤ کہیں کیٹ نہ ہو جائے --- میں اٹھا دونگی اسے ---"شہناز بیگم کسی مصلحت کے تحت بول پڑیں ---منہ پھیرے کھڑی رانیہ کا چہرہ سپاٹ ہوا تھا اور آنکھوں میں ناگواری کی جھلک تھی مگر جبرا لبوں پر مسکان سجا کر مڑی ۔

جی امی ---ویسے بھی پروڈیوسر ہونا آسان تو ہے نہیں بہت تھک جاتی ہوں جبکہ ساتھ گھر کی زمہ داری بھی ہو ----"اس نے کس قدر جتاتے لہجے میں کہا تھا اور پلو جھٹکتی باہر نکل گئی ---پیچھے شہناز بیگم نے تھک کر سر بیڈ کراؤن سے لگایا تھا

احمر اور خضر انکے دو بیٹے ---دونوں کو سلیم صاحب اور شہناز نے محبت سے پالا پوسا تھا چھ سال پہلے جب خضر نے میڈیکل میں داخلہ لیا تو سلیم صاحب کینسر کے مرض سے ہار کر شہناز کو اکیلا چھوڑ گئے ---بہت دن شہناز کو خود کو سنبھالنے میں لگ گئے ---پھر سنبھل گئی تو دل میں خیال آیا کیوں نہ احمر کی شادی کر دی جائے ویسے بھی اب انکی بوڑھی ہڈیوں سے کام نہیں ہوتا تھا---انکی دیورانی قدسیہ اپنی بیٹی بینش کے لئے احمر کو چاہتی تھیں اور اس بات سے پوری طرح واقف شہناز بیگم نے قدسیہ کے سامنے اسکی سانولی بیٹی بینش جو فی الحال میٹرک میں تھی اپنے دونوں خوبصورت بیٹوں سے موازنہ بڑے تلخ انداز میں کیا تو قدسیہ بیگم کا دل جیٹھانی کے ایسے مغرورانہ رویئے پر کرچی کرچی ہو گیا تھا اور انہوں نے طے کیا وہ اپنی بیٹی بینش کی شخصیت کو ایسا بنائیں گی کہ اسکا سانولا رنگ کبھی اسکے لئے تضحیک کا نشانہ نہ بنے ----ایک سال بعد احمر نے اپنی پڑھائی مکمل

کرنے کے بعد پروڈکشن ہاؤس بنا لیا اور اسکے پروڈکشن ہاؤس کے بینر تلے ڈرامے مقبول ہونے لگے ---شہناز بیگم کی گردن میں مزید سریہ فٹ ہو گیا تھا اور وہ شدو مد سے احمر کی ہم پلہ لڑکی تلاش کرنے لگیں مگر-----

✨✨✨✨✨

-----احمر کو رانیہ بھا گئی تھی رانیہ مادر پدر آزاد ایک چھوٹی موٹی ماڈل تھی اور احمر کی ملاقات اس سے ڈرامے کی شوٹنگ کے دوران ہوئی تھی جس میں وہ ایک سین کی کے لیے لی گئی تھی ---احمر اسکو دیکھتے ہی اس پر فدا ہو گیا تھا اور رانیہ احمر کی خوبصورتی و دولت سے ----احمر نے اظہار محبت کرنے اور رانیہ کے اقرار کرنے کے بعد فورا ہی شہناز بیگم سے بات کی تھی شہناز بیگم تو پہلے ہی احمر کے شوبز دنیا سے جڑنے پر تھوڑی نالاں رہتی تھیں یہ سن کر تو انکا جو ڈر تھا کہ احمر کو

کوئی بے حیا ڈراموں میں کام کرنے والی نہ پھنسا لے سچ ثابت ہوا تھا انہوں نے

منانے کی کوشش بھی کی مگر احمر اپنی بات پر ڈٹ گیا تھا ----رانیہ کا جادو سر

چڑھ کر بولتا تو احمر روٹھ کر دو دو دن گھر نہ آتا بلآخر شہناز بیگم کو ہتھیار ڈالنے پڑے

---اور انہوں نے رانیہ کے لئے حامی بھر دی رانیہ انکی سوچ کے برعکس ایک

اچھی بہو ثابت ہوئی تھی اس نے شہناز بیگم کے سارے خدشات مٹا دیئے تھا مگر

رانیہ کے پہناوے پر انکو اعتراض تھا کیونکہ خضر کی موجودگی میں ایسے لباس

مناسب نہیں لگتے تھے شہناز نے ڈھکے چھپے لفظوں میں اسکو متعدد بار سمجھانے

کی کوشش کی تھی وہ کچھ دن تمیز والے کپڑے پہنتی اور پھر پرانی ڈگر پر واپس

---رانیہ احمر اور خضر کا بہت خیال رکھتی تھی اور ہر کام ٹائم پر ہو جاتا تھا

---پھر شادی کے ایک سال بعد احمر اور رانیہ کی زندگی میں ذین آیا تو پورے گھر

میں بچے کی قلقاریوں میں شہناز بیگم سب بھول گئیں ---- خضر کی بھی ہاؤس

جاب شروع ہو گئی تھی تو انہوں نے سوچا کیوں نہ اب خضر کی بھی بہو کے آئی جائے ---ایک دھڑکا انہیں خضر اور بینش کی آپسی دوستی دیکھ کر ہی لگا رہتا تھا کہ کہیں خضر ----

تائی جان ---انہوں نے بینش کی آواز پر پٹ سے آنکھیں کھولی تھیں ---اور بغور بینش کو دیکھا وہ سانولی ضرور تھی مگر تیکھے نین نقش کے ساتھ پرکشش لگتی تھی دراز قد متناسب سراپا اور شلوار قمیض کے ساتھ ڈوپٹہ چاہے سر پر نہیں مگر شانوں پر گرانے کے بجائے سلیقے سے پہنا ہوتا جس سے اسکی رعنائیاں چھپ جائیں ایم بی اے کرنے جا رہی تھی ---ہاتھوں میں چوڑیاں ---اسے چوڑیاں بہت پسند تھی ----بے حد باتونی ---اور پر اعتماد ---وہ کسی کا بھی آئیڈیل ہو سکتی تھی مگر ---انہوں نے پھر سوچا ---میرے خضر کے برابر تو نہیں --- اللہ نے اسے حسن سے نوازا ہے اور ---

تائی امی ۔۔۔بینش نے ایک اور آواز دی تو وہ ہڑبڑا کر اب حقیقتا ہوش کی دنیا میں آئی تھیں ۔۔۔بینش متفکر سی کمرے میں آئی اور انکی پیشانی کو چھوا ۔۔

.....آپکی طبعیت تو ٹھیک ہے ناں ؟

ہمم۔۔۔۔میں ٹھیک ہوں ۔۔۔انہوں نے نرم مسکراہٹ سے بینش کو دیکھا تھا جس کے چہرے پر پریشانی تھی ۔۔۔

تائی امی ۔۔۔وہ ۔۔۔وہ خضر کہاں ہے؟وہ کس قدر شہناز کے ذہنیت سے واقف تھی اسلئے ہچکچاتے ہوئے پوچھا

سو رہا ہے جا کر اٹھا دو ۔۔۔شہناز نے اسکو جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

بینش نے چند سیکنڈ لئے بنا ہی مسکرا کر کہا تھا

نہیں تائی جان مناسب نہیں لگتا ...آپکو میں وہیل چیئر پر بٹھا دیتی ہوں آپ اٹھا دیجئے گا ---- شہناز بیگم مسکرا اٹھیں ----اسے بینش کی یہ محتاط پسندی بہت اچھی لگتی تھی وہ دوستی لڑکیوں کی طرح ایسا کوئی موقع نہیں چاہتی تھی ---خضر سے دوستی ہونے کے باوجود وہ اس سے ایک فاصلے پر رہتی تھی ----

ہاں بٹھا دو پھر ایک کام کرنا اپنے گھر سے اپنی امی کا بنایا تیل کا کر لگانا میرے سر میں ----

جی ٹھیک ہے تائی جان ----

وہیل چیئر پر بٹھا کر اسکے جانے کے بعد وہ پھر خیالوں میں کھو گئیں----ایک دن یونہی خضر کے لئے لڑکی دیکھ کر آتے ہوئے انکی کار کا ایکسیڈینٹ ہوا احمر موقع پر ہی جاں بحق ہو گیا ----اور انکی دونوں ٹانگیں ضائع ہو گئیں---رانیہ نے تب

بھی انکا ساتھ نہیں چھوڑا غم اور عدت میں ہونے کے باوجود وہ سارے کام بہت دلجمعی سے کرتی لیکن عدت کے بعد شہناز بیگم کو رانیہ کی دل جمعی سے عجیب سا کھٹکا ہونے لگا وہ ذین کا کم اور خضر کا زیادہ خیال رکھتی تھی اور پروڈکشن ہاؤس خود چلانے لگی تھی ---ذین اسی بنا پر رانیہ سے دور ہوتا جا رہا تھا جسے اسکی پرواہ ہی نہیں تھی وہ خضر میں لگی رہتی اور خضر شاید تھوڑا بہت جانتا تھا اسلئے انکو وقتا فوقتاً منع کرتا رہتا دوستی طرف شہناز بھی وہیل چئیر پر ہونے کی وجہ سے خضر کے کام اور دوسری ضرورتیں پوری کرنے سے قاصر تھیں جس سے مجبوراً خضر کو ان پر ہی قناعت کرنا پڑتا ---5 سال کا ہوتے ہی رانیہ نے ذین کو شہناز بیگم کی کافی مخالفت کے باوجود بورڈنگ میں بھیج دیا-----اور شہناز جو پہلے محتاط رہتی تھیں اب تو زیادہ شدو مد سے خضر کے لئے اسکی دلہن ڈھونڈنے لگی ایک بار خضر کی دلہن آجاتی تو رانیہ اور اسکے ارادوں کو لگام مل جاتی ---بے لگام تو وہ اب بھی شہناز کی

وجہ سے ہو نہیں پاتی تھی مگر کب تک ----رانیہ کو تو موقع چاہیئے ہوتا تھا ---اور شہناز بیگم وہ موقع نہیں دینا چاہتی تھیں ----اسلئے انہوں نے پہلے بینش کے لئے اپنی دیورانی سے بات کی مگر انہیں اپنی بیٹی کے لئے وہ تلخ لفظ اب بھی یاد تھے جسکی وجہ سے انہوں نے نرمی سے انکار کر دیا تھا ---

دیکھئے بھابھی ---نیری بیٹی آپکے خوبصورت بیٹے کے لئے مناسب نہیں

تم طنز کر رہی ہوں

نہیں بھابھی میں موازنہ کر رہی ہوں اور یہ سچائی بھی ہے کہ خضر کا حسن میری بیٹی کو ساری زندگی احساس کمتری میں مبتلا رکھے گا لوگوں میں اٹھنا بیٹھنا ہو گا تو سب کی بہ مگوئیاں ----اور خضر کا حسن ایک طرح سے فتنہ بھی ہے ---جس نے اسی کی بھابھی ---

انکی آباد سن کر شہناز کے سر پر چھت آگری تھی

تو تمہیں بھی شک ہے ---

مجھے شک نہیں یقین ہے بھابھی اور شاید آپ بھی اس لئے ہی مجھ سے بینش کا رشتہ مانگنے آئی ہیں محض آپکی مجبوری ---ورنہ آپ نے تو احمر کے لئے میری بینش کو رد کر دیا تھا تو خضر کے لئے کیسے مان سکتی ہیں ----لیکن میں یہ ضرور کہوں گی کہ خضر کے لئے لڑکی ڈھونڈنے میں میں آپکی مدد ضرور کروں گی ---مگر بینش نہیں میں نے اسکی شخصیت کو سنوارنا ہے اور تاکہ اسکا رنگ روپ اسکی آنے والی زندگی میں رکاوٹ نہ ہو ---"

ہنمم---شہناز بیگم نے ہنکارا بھرا تھا اور انکی دیورانی نے انکا ہاتھ نرمی سے تھاما تھا ---

فجر مت کیجیئے گا بھابھی ---میں ہوں آپکے ساتھ ---بینش آپکی بہو بنے نہ بنے ایک بیٹی ضرور ہے ---

اور تب سے بینش انکا اپنی بیٹیوں کی طرح خیال رکھتی تھی----

خضر رات گئے گھر آیا تھا اور کنپٹی مسلتے ہوئے پہلے شہناز بیگم کے کمرے کا رخ کیا مگر کمرے میں ملگجا اندھیرا انکے سو چکنے کی گواہی دے رہا تھا۔

آج شاید طبیعت خراب ہو گی اسلئے جلدی سو گئیں "خضر نے خود کلامی کی تھی اور احتیاط سے انکے کمرے کا دروازہ بند کرتا صوفے پر اپنا آورال رکھ کر باورچی خانے کی جانب بڑھا-----فریج سے اپنے لیئے سالن نکال کر جیسے ہی وہ مڑا اس نے

اپنے پیچھے باورچی خانے کے دروازے میں رانیہ کو کھڑے پایا تھا اور ایسے حلئے میں خضر نے جلدی سے نظریں چرائیں لیکن رانیہ کو جیسے پرواہ ہی نہیں تھی

----مصنوعی اسکو گھورتی اسی جانب آئی اور اسکے ہاتھ سے باؤل لیا تھا---خضر نے کوئی مزاحمت نہیں کی اور واپس فریج سے پانی کی بوتل نکال کر برتنوں کے سٹینڈ سے گلاس اٹھا لیا---اور دانستہ بے نیاز بنا گھونٹ گھونٹ پانی پینے لگا

تم آج لیٹ آئے ؟؟رانیہ نے بات کی ابتدا کی تھی

جی ---وہ میں فوزان کے ساتھ چلا گیا تھا اس نے اور اسکی وائف نے دعوت دی تھی"خضر نے بوتل واپس رکھنے کے بجائے ٹیبل پر رکھ دی ----اور وہیں رکھی کرسی پر بیٹھ کر کھانا گرم ہونے کا انتظار کرنے لگا ----

"....خضر"

جی ----وہ ٹیبل پر نظریں جمائے جمائے دانستہ اسکی جانب دیکھنے سے احتراز برت رہا تھا ------اور اسکا یہ گریز رانیہ بھی محسوس کر رہی تھی اور اسلئے دل مسوس کر اسکو پکار بیٹھی تھی ---کہ ایک بار تو وہ اسکی حشر سامانیو پر اپنی نظر کرم کرے بندہ بشر ہے ایک بار تو بہک جائے فریفتہ ہو جائے----اور خضر نظر اٹھانے سے گریزاں تھا کہ بندہ بشر تھا کہیں بہک نہ جائے -----خضر رانیہ کے ایسے روئیے پر تذبذب کا شکار تھا لیکن کھل کر بات کرنے سے بھی ہچکچاتا تھا اسلئے فی الحال دانستہ و بادل نخواستہ چپ تھا-----مگر رانیہ کی ایسی حرکتوں پر خائف ہونے کے باوجود اسکا ذہن قبول نہیں کر پارہا تھا کہ اسکی بھابھی ---جس نے اسکے بڑے بھائی سے محبت کی شادی کی تھی وہ اسکے لئے -----؟وہ اپنی سوچ کو ملامت کرتا خود کو یہ کہہ کر تسلی دیتا کہ پہلے بھی تو بھابھی ایسی ہی ڈریسنگ کرتی تھیں اور ایسا ہی خیال رکھتی تھیں ----مگر پھر بھی ---وہ ذہنی و قلبی کشمکش

میں مبتلا تھا کہ رانیہ نے اسکے سامنے ٹیبل پر کھانا رکھا ----خضر نے زرا کی زرا نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا رانیہ کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ تھی ----

تھینک یو بھابھی ----اب آپ جا کر ریسٹ کیجئے "خضر نے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہوئے سرسری سا کہا تھا رانیہ کی مسکرہٹ سمٹی

مگر میں ہوں تمہیں کسی اور چیز کی ضرورت ہوئی ----

تو میں وہ خود لے لوں گا بھابھی .....خضر نے نرمی سے اسکی بات قطع کی تھی

ویسے بھی میں اپنے کمرے میں جا کر کھا رہا ہوں ---

ٹھیک ہے

ہمم----خضر نے ٹرے اٹھائی تھی اور کچن سے نکل گیا----پیچھے وہ سوچنے لگی

ایسا کیا ہو جو خضر اسکی جانب متوجہ ہو جائے ----مگر یہ اسکو خضر کے گریز اور شہناز بیگم کی موجودگی کی وجہ سے ناممکن لگ رہا تھا اسے کوئی اور طریقہ ڈھونڈنا تھا جس سے شہناز بیگم بھی راضی ہو جاتیں اور خضر بھی اسکا ہو جاتا ----اور وہ نہیں جانتی تھی کہ اسے یہ موقع جلد ہی مل جائے گا----

❤❤❤❤

ہاسپٹل جانے کے لئے تیار ہوتے ہوتے اچانک ایک جھمکا سا اسکے ذہن میں ہوا تھا----اور ہر بار کی طرح وہ کچھ سال پہلے والے اس منظر کی یاد میں کھو گیا جس نے اسے کئی سالوں سے جکڑ کر رکھا ہوا تھا----وہ بی ایس سی طالبعلم
تھا---اسکی دیو مالائی شخصیت کافی لڑکیوں کو اسکی جانب کھینچ لاتی تھی اور وہ بھی کسی کی دل آزاری کرنے سے بہتر سب کے ساتھ دوستانہ مراسم قائم کر لیتا تھا مگر اس نے ان دوستانہ مراسم کو کبھی بھی دوسرے ناجائز مراسم میں ڈھالنے کی

کوشش نہیں کی تھی ----ایک دن یونہی گزرتے گزرتے اسکا پین گرگیا تھا اور ----

♡♡♡♡

جلدی کرو ناں یار ----تپتی دھوپ میں سڑک کنارے کھڑی فائل سے ماتھے پر چھجا سا بنائے ادھر ادھر ہراساں نظروں سے دیکھتی وہ اب کی بار جھنجھلا کر بولی تھی -----بائک کو کک پر کک مارتے عباد نے اسے تیوری چڑھا کر دیکھا تھا

---میری جگہ تم آجاؤ ---اس نے سلگ کر کہا جس پر حورعین نے منہ بنایا تھا

میں اسلئے کہہ رہی کہ اس وقت میرے بہنوئی نے تمہیں میرے ساتھ دیکھ لیا تو بسسسس----

میں نہیں ڈرتا ۔۔۔۔انہہ "عباد نے تڑخ کر بائیک کو ایک زوردار ٹھوکر ماری تھی یعنی حورعین کا غصہ اس پر اتارا

اچھا ڈرتے نہیں مگر میں تو ڈرتی ہوں ناں.... جلدی چلا لو اوپر سے گرمی بھی بہت ہے اففففف۔۔۔۔اس نے اب قدرے نرمی سمو کر پچکارا تھا وہ پھر ماتھے پر آیا پسینہ پونچھتا بائیک کو کک پر کک مارنے لگا اسی وقت انکے آگے ایک کار آکر رکی تھی اور شیشہ نیچے ہوا ۔۔۔۔عباد نے اچھنبے سے مشہور پروڈکشن ہاؤس کی مالک رانیہ کو بیٹھے دیکھا تھا۔۔۔۔چند دن پہلے ہی وہ اسکے ڈرامے کے لیے آڈیشن دے کر آیا تھا آڈیشن میں تو زیادہ کامیاب نہ ہو سکا مگر اپنی آنکھوں کے داؤپیچ سے رانیہ کو ہلا کر آیا تھا ۔۔۔۔رانیہ کو اسکی آنکھیں خوبصورت لگی تھیں اور کچھ سوچ و بچار کے بعد خصوصاً آجکل کے ڈرامہ معیار اورڈرامہ دیکھنے والوں کی اکثریت یعنی صنف نازک کی نفسیات سے کسی حد تک واقفیت نے اسکو عباد کی طرف راغب کیا آدھا ڈرامے

For more visit (exponovels.com)

کی آدھی شہرت تو اسکی انکھوں سے ہی ہو جاتی جس کی وجہ سے وہ اسکو ڈرامے میں ایک رول دے ہی دینا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ آج یا کل میں وہ اسے بلانے کا ارادہ رکھتی تھی اور آج وہ یہاں مل گیا تھا۔۔۔

❤❤❤❤

رانیہ نے اپنی جانب کا شیشہ نیچے کرتے ہوئے پہلے عباد کو اور پھر کوفت سے خراب موڈ لئے کھڑی اسکے پیچھے حورعین کو دیکھا تھا۔۔۔۔

اتنی گرمی میں کہاں خوار ہو رہے ہو؟رانیہ نے اس سے دوستانہ انداز میں پوچھا تھا

عباد تھوڑا خجل ہوا۔۔۔۔

وہ میم ۔۔بس اچانک نجانے کیا ہو گیا اسکو۔۔۔

اوہ ۔۔۔۔ہو جاتا ہے ایسا کبھی کبھی ۔۔۔آو میں تم دونوں کو ڈراپ کر دیتی ہوں

میم نہیں ۔۔۔کوئی بات نہیں ۔۔۔ عباد نے مروتا انکار کیا تھا رانیہ نے ہلکا سا نفی میں سر ہلایا

ارے نہیں کوئی بات نہیں ۔۔۔۔ تم آؤ دونوں ۔۔۔۔بیٹھو ۔۔۔

غرض انکے بے حد اصرار پر وہ انکی گاڑی میں بیٹھ گئے تھے ۔۔۔۔عباد رانیہ کی ساتھ والی سیٹ جبکہ حورعین پیچھے بیٹھ گئی تھی اور تیکھی نظروں سے عباد کو گھور رہی تھی عباد نے اسکی نظروں کو بھانپ لیا تھا لیکن انجان بنا رہا البتہ رانیہ نے اب تک خاموش بیٹھی جلتی کڑھتی حورعین سے پوچھا تھا

تمہارا نام کیا ہے ؟؟

جی ----وہ چونکی ---میرا نام حورعین ہے ---وہ زبردستی مسکان لبوں پر سجائے بولی

نائیس نیم ----رانیہ نے سر دھنا ----

ایکسکیوزمی میم ---میری بس یہاں ہی آئے گی آپ مجھے یہاں اتار دیجئے

---حورعین نے کہا تھا عباد گڑبڑا گیا

ارے تم یہاں کیوں -----؟

مجھے پہلے ہی دیر ہو گئی ہے حورعین نے لٹھ مار لہجے میں کہا تھا

مگر ----"وہ گھگھیایا----"

پلیز میم اسکو اسکے گھر تک ڈراپ کر دیجئے گا "حورعین نے کہا تھا رانیہ نے ہنسی دبائی ---عباد کی صورت دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی ---حورعین نے کار کا دروازہ

کھول کر باہر قدم رکھا تو تیز چلچلاتی دھوپ سے اسکی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا لیکن اسے اپنی انا کا جھنڈا سر بلند رکھنا تھا عباد نے اسے باہر نکلتے دیکھ کر جانا چاہا تو رانیہ ایک دم بول پڑی تھی

رکو عباد ۔۔۔۔مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے "حورعین جو عباد کو اپنے پیچھے آتے دیکھنے کی متمنی تھی اسکے یوں رکنے پر کلستی ہوئی کار سے دور ہو گئی اب پوائنٹ کی طرف جاتے ہوئے اسکے قدم من من کے ہو رہے تھے

کراس بیگ کندھے پر لٹکائے وہ چلا ہی جا رہا تھا کہ اسکی نظر اچانک اپنی شرٹ کی جیب پر گئی تو اسکا دل دھک سے رہ گیا ۔۔۔۔شہناز بیگم نے اسکو جو بہت چاہ سے گفٹ کیا تھا وہ پین غائب تھا اسے اچھے طریقے سے یاد تھا کہ کلاس میں سے نکلتے ہوئے اس نے وہ پین اپنی جیب میں اڑسا تھا کینٹین تک آتے آتے کہاں

گیا ۔۔۔۔اسے اچانک آڈیٹوریم کے سامنے کریم سے اپنا ٹکرانا یاد آیا تھا ۔۔۔شاید اسی مڈبھیڑ میں وہ پین وہیں گر گیا تھا اسلئے یہی سوچ کر اس نے آڈیٹوریم کے پاس جا کر دیکھنے کا سوچا ملتا ملتا ورنہ تو اس نے گمشدہ چیز پر قل ہی پڑھنے تھے ۔۔۔۔

آڈیٹوریم کے سامنے جس جگہ وہ کریم سے ٹکرایا تھا وہاں دو لڑکیاں کھڑی تھیں جن میں سے ایک کے ہاتھ میں اسکا پین دوسری کی ناک پر تکبر اور نخوت تھری ہوئی تھی ۔۔۔۔ان دونوں میں گرما گرم بحث جاری تھی ایک کو تو وہ اچھی طرح جانتا تھا کیونکہ وہ اسکی ہم جماعت یسرہ تھی اور اسکی بہت اچھی دوست تھی دوسری جس کے ہاتھ میں ہیں تھا شاید جونئیر تھی اسلئے وہ اس سے یکسر انجان تھا۔۔۔۔چند ایک کالج کے دوسرے طالبعلم بھی اب وہاں اکٹھے ہونے لگے تھے

وہ حالات حاضرہ جاننے کی غرض سے آگے آیا تو یسرہ کی آواز اسکے کانوں میں پڑی تھی۔۔۔۔

میں کہہ رہی ہوں ناں یہ میں دے دونگی "اسکی آواز میں جھنجھلاہٹ تھی

میں کیسے یقین کرلوں ؟؟اس لڑکی نے تیکھے سے جواب دیا تھا اور پین واپس اپنے

" ہاتھوں میں گھمایا "یہ کسی اور کی امانت ہے

"یہ صرف ایک پین ہی ہے کوئی تجوری کی چابی نہیں جو تم اتنی حجتیں کر رہی ہو

یسرہ چڑی تھی

"تجوری کی چابی ہی لگ رہی جو تم اتنا اصرار کر رہی ہو"

اوہ-----ہہہ---اچھا !!!!!----یسرہ نے اچھا کو لمبا کر کے کھینچا تھا جان گئی ہوں

میں خضر کے سامنے امپریشن جمانا چاہتی ہو ناں تم ----تم عام صورت لڑکیوں کو

بس موقع چاہیے ہوتا ہے خضر کے سامنے شیخی بھگارنے کا "یسرہ کا لہجہ تیز اور

ہتک آمیز تھا حورعین تلخ سا مسکرائی ---

کتنے بیوٹی کمپاٹیشن جیت چکی ہیں آپ ----اسکے غیر متوقع ٹھنڈے اور ناصحانہ لہجے پر یسرہ چونکی تھی ---

کیا---؟

کتنے بیوٹی کمپاٹیشن میں حصہ لے چکی ہیں اپ؟اب اسکے لہجے میں استہزاء کی آمیزش تھی طالبعلموں میں دبی دبی ہنسی گونجی تو یسرہ کا چہرہ ہتک سے سرخ ہوا تھا---اور جواب نہ بننے پر لب بھینچ لئے ---

''سنئیے---اپ میں سے جو بھی ان ''دیو مالائی حسن و جمال ''لکھنے والے ''ان صاحب کو جانتے ہیں جنکا انھوں نے نام لیا ہے پلیز یہ پین انکو دے دیجئے گا

For more visit (exponovels.com)

اس نے چھوٹے سے جھمگٹے کی جانب متوجہ ہو کر تیز لہجے میں کہا تھا اور جس نے

اثبات میں سر ہلایا تھا اسکو پین پکڑا کر ایک طنزیہ مسکراہٹ یسرہ کی طرف اچھالتی

وہاں سے چلی گئی

چند قدم آگے جا کر اس نے خضر کو پین لیتے دیکھا تھا اور تبھی خضر کی نظریں بھی

اس سے چار ہوئی تھیں

خضر کو خلاف توقع اسکی آنکھوں میں پسندیدگی و ستائش تک کا شائبہ تک نہ نظر آیا تھا

جو وہ دیکھنے کا عادی تھا ---بلکہ اسکی نگاہیں بے تاثر تھیں اور وہ سر جھٹکتی

آگے نکل گئی تھی ---

سنئے---"اس واقعے کے تین دن بعد وہ چھٹی کے وقت اس کو گیٹ سے تھوڑی دور کھڑی دکھائی دی تھی وہ کالج میں اسی سال آئی تھی اور آرٹس کی سٹوڈینٹ تھی خضر کی پکار پر اس نے زرا کی زرا پیچھے مڑ کر دیکھا تھا

تھینک یو "خضر نے مسکراہٹ کی جگہ دکھائی"

"جی---"

"کیا آپ سے ایک بات پوچھ سکتا ہوں ؟"

" جی پوچھیئے "

"جب آپ نے وہ پین ازخود مجھے نہیں دینا تھا تو یسرہ کو بھی کیوں نہیں دیا؟؟"

مجھے آپکا یہ "دیو مالائی "حسن دیکھنے کا شوق نہیں تھا---وہ سوچ ہی سکی لیکن کہہ نہ پائی البتہ اس نے یسرہ کا نام سنتے ہی ماتھے پر تیوری چڑھالی تھی

اسکو کوئی امانت نہیں سونپی جا سکتی ایک دن اسی کی ہم جماعت جیا کے نوٹس ملے تھے مجھے ---اس نے کہا کہ وہ جیا کو دے دے گی لیکن اس نے جیا کو دینے کے بجائے خود رکھ لئے اور جیا کو کہہ دیا کہ یہ نوٹس اسکے نہیں---اسطرح اس نے جیا کی محنت اپنی طرف کرلی----تو آپ سمجھتے ہیں انکو امانت دینی چاہئیے "یسرہ کے بارے میں سن کر اسکو حقیقتاً افسوس ہوا تھا

اور اس نے بے اختیار نفی میں سر ہلایا۔

اسلئے میں نے بھی نہیں دیا---اکثر چھوٹی سے چھوٹی بڑی سے بڑی چیز سے ہمارے جذبات جڑے ہوتے ہیں اسلئے جس کی جو امانت ہے اس تک پہنچانا ضروری ہو جاتی ہے"

-----خضر نے سر اثبات میں ہلایا تھا اور مڑ کر گیٹ کے پار دیکھنے لگی شاید اسکو لینے آگیا ہو کوئی ----مگر ابھی تک کوئی نہ آیا تھا---

آپکا نام کیا ہے ؟

حورعین ---"اس نے یک لفظی جواب دیا تھا"

خضر نے بھی اسکی آنکھوں میں کوفت اور کسی کا انتظار بھانپ لیا تھا اسلئے پوچھا

سنئے آپکے پاس فون ہے ؟؟

خضر کے اچانک و غیر متوقع سوال پر اسکا ماتھا ٹھنکا

نہیں میں فون نہیں رکھتی ----اس نے ٹالنے والے انداز میں کہا تھا خضر نے زیرلب مسکراہٹ دبائی---کیونکہ بیگ میں اسکا موبائل بجا تھا وہ اپنے سفید جھوٹ

کا پول کھلنے پر وہاں سے تیز تیز قدم اٹھاتی گیٹ کے قریب گئی تھی ----جہاں یسرہ کھڑی جلن کے مارے اس کو خضر سے باتیں کرتے ہوئے آگ اگل رہی تھی ---وہ زرا کی زرا اسکے پاس کھڑی ہوئی تھی---

سنو---وہ "دیوتا "تمہیں ہی مبارک ---کیونکہ آئی ہیو اے بوائے فرینڈ"وہ مزے سے طنزیہ کہہ کر دھواں دھواں چہرہ دیکھے بنا وہاں سے چلی گئی تھی

وہ خیالوں سے چونکا---آج اسپتال میں اسکا تھوڑا سر درد ہونے لگا تھا تو وہ اپنے کیبن میں بیٹھ گیا تھا اور سوچتے سوچتے نجانے کب وہ خیالوں میں کھو گیا تھا---

حورعین ----"اس نے زیرلب نام دہرایا...اور گہرا سانس لیا تھا"

رات دھیرے دھیرے پنگھل رہی تھی کمرے کی فضا میں تازہ گلاب کی مہک رچی ہوئی تھی حورعین نے کروٹ لے کر بے آرامی سے صوفے پر سوئے خضر کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔اسی وقت خضر نے آنکھوں پر سے کہانی کو ہٹا کر اسے دیکھا تھا وہ نظریں چرا کر اٹھ بیٹھی ۔۔۔۔

کیا ہوا ؟۔۔۔۔۔کوئی تنگی تو نہیں آپکو ۔۔۔۔"خضر نے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا تھا

پوچھنا تو مجھے آپ سے چاہیے کیونکہ میرے سے زیادہ بےآرامی میں تو آپ ہیں اس وقت ۔۔۔۔"حورعین کا اشارہ اسکے صوفے پر سونے کی طرف تھا

یہ وقت و حالات کا تقاضا ہے "خضر نرمی سے مسکرا کر اٹھ بیٹھا جوڑ جوڑ تو اسکا بھی دکھ رہا تھا

" حالانکہ میں نے تو کوئی قدغن نہیں لگائی آپ پر .....یہاں سو سکتے ہیں

سو جاؤں ----سچ میں ----خضر نے شرارت سے پوچھا تھا

جی --- میں زمین پر سو جاؤں گی ----حورعین کے ہونٹوں پر شرارت بھری مسکراہٹ تھی خضر بھی مسکرایا ---

ارے نہیں ----بندہ بشر ہوں بھک گیا تو کیا -----خضر نے آہستہ سے کہتے ہوئے صوفے کی ہتھی پر اپنا کشن درست کیا تھا اور لیٹ گیا ---وہ بدستور بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی رہی ---

کیا ہوا نیند نہیں آ رہی ؟؟؟

نہیں ---"اس نے نفی میں سر ہلایا تھا"

باتیں کرنی ہیں ---

باتیں کرنے کو ہیں کیا ؟؟؟

بہت ---".. خضر نے اسکو نظروں کے حصار میں لیتے محبت سے کہا تھا وہ گڑبڑا گئی

نہیں------مگر مجھے نیند آرہی ہے"وہ جلدی سے کروٹ لے کر لیٹ گئی ---"

کس مشکل میں ڈال دیا ہے تم نے مجھے ----"اس نے اپنا دل خضر کے لئے موم ہوتے ہی اپنے ذہن پر ابھرنے والی صورت سے جھنجھلا کر شکوہ کیا تھا ----اور سونے کی کوشش کرنے لگی

" سنئے حورعین"

جی؟

For more visit (exponovels.com)

سو گئیں ؟

نہیں

ایک بات پوچھوں آپ سے ؟"خضر نے اسکی طرف کروٹ لے کر اسکی پشت پر پھیلے بالوں کو دیکھ کر پوچھا

" جی"

آپ میری صورت کو دیو مالائی طرزیہ کہتی تھیں ناں ؟"خضر کی بات پر اسکی رنگت فق ہوئی تھی لیکن نائٹ بلب کی روشنی اس پر مصداق مخالف رخ ہونے کی وجہ سے خضر دیکھ نہیں پایا

ارے نہیں ---میں تو آپکی تعریف کرتی تھی "اس نے دانت پیس کر کہا "یا اللہ اتنی بھی یاداشت تیز نہ ہو کسی کی "اس نے بے چارگی سے خود کلامی کی تھی اور

پھر اسے اپنی انگلی بات یاد آئی تو وہ بے اختیار اللہ پاک سے التجا کرنے لگی کہ وہ کوئی اگلا سوال نہ کر دے

اچھا ---لیکن مجھے تو تعریف نہیں لگی کبھی ---"خضر نے کندھے آچکا کر صاف گوئی کی حد کر دی تھی وہ پیچ و تاب کھاتی رہ گئی

کچھ اور پوچھنا ہے ؟"حورعین الفاظ چبا چبا کر بظاہر نرمی سے مستفسر ہوئی

پوچھنا تھا لیکن جواب آپ نہیں پھر گول مول میں ہی دینا ہے اسلئے آپ سو جائیے "خضر نے رسان سے کہا تھا اسکا دل کیا وہ خضر کو تکیہ اٹھا کر دے مارے مگر خاموش رہی ----

کالج میں خضر اسے پسند کرنے لگا تھا اسکی پسند سے وہ بھی واقف تھی لیکن وہ عباد کو پسند کرتی تھی اور کچھ معاشی حالات کی وجہ اسے کالج بیچ میں ہی چھوڑنا پڑا اور

تب سے اب وہ خضر سے ملی تھی وہ بھی شریک حیات کی حثیت سے ---- رات اسکی آنکھوں میں کٹی تھی فجر کے وقت اسے نیند نے آلیا

♡♡♡♡♡

صبح آنکھ کھلتے ہی باسی پھولوں کی مہک نے اسکا استقبال کیا تھا وہ لڑی ہاتھ میں پکڑے کچھ لمحے سوچتی رہی کہ آگے کا سفر کیسے جاری رکھنا ہے اسے کس کس طرح اپنے ہی مجازی خدا سے دامن بچانا ہو گا جبکہ وہ اچھی طرح واقف تھی کہ خضر اسے کالج سے ہی پسند کرتا تھا --- مگر اب اسے یہ سب کرنا تھا ہر حال میں وہ اس گھر میں عہد کر کے آئی تھی کہ اسے کونسی چوٹ کب اور کس انداز سے لگانی ہے کہ وہ دونوں ٹوٹ جائیں اور اسکی جان خلاصی ہو منصوبے کی تکمیل اگرچہ مشکل تھی مگر جہاں عہد پکا ہو وہاں کچھ مشکل نہیں ہوتی --- باتھ روم سے پانی

گرنے کی آواز آرہی تھی وہ بھی بال سمیٹتی اٹھ بیٹھی اور کلسمندی سے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگالی ---

یا اللہ میری مدد فرما ---اس نے منہ آسمان کی جانب کر کے منت سے التجا کی تھی اور خود کی دل میں ملامت کی کسی کو دھوکا دینے میں کیسے بھلائی مانگ رہی ہوں ---ایک کھسیانی مسکراہٹ اسے لبوں پر پھیل گئی --

اتنے میں باتھ روم کا دروازہ کھلا تھا اور وہ تولیے سے اپنے بال رگڑتا سیدھا ڈریسنگ کے آگے جا کھڑا ہوا --- حورعین نے کس قدر چور نظر سے اسکی پشت کو دیکھا ---بلاشبہ ایک آزمائش تو اسکا سراپا ہی تھا وہ کہاں پھنس گئی تھی اس نے بے بسی سے لب کاٹے اسی کشمکش میں الجھی اسے ادراک ہی نہ ہوا خضر اسکو نرم مسکراہٹ سے آئینے میں سے دیکھ رہا تھا جب احساس ہوا تو گڑبڑا کر نظریں چرائیں اور ٹانگوں پر سے کمبل ہٹا کر الماری کی جانب بڑھی رات ہی رانیہ نے اسے

بتایا تھاکہ سارے کپڑے اسکے اس الماری میں ہیں سو اپنے لئے کوئی مناسب سوٹ تلاش کرنا تھا اپنا کام وہ کل سے شروع کرنا چاہتی تھی اسکے خیال میں گرم گرم کھانے سے منہ اپنا ہی جلتا ہے اور وہ کسی بھی حال میں کوئی کوتاہی نہیں کرنا چاہتی تھی

الماری میں اپنے لئے کپڑے تلاشتے ہوئے اچانک دروازے پر دستک ہوئی تھی اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا سامنے رانیہ تھوڑی جزبز تاثرات لیے کھڑی تھی حورعین اسکو دیکھ کر ہلکا سا مسکرائی

ناشتے کے لیے بلانے آئی تھی "رانیہ نے کس قدر حسرت سے پیچھے خضر کو کلون لگاتے دیکھ کر سنبھل کر اپنی آمد کی وجہ بتائی۔

For more visit (exponovels.com)

جی بس ابھی آتے ہیں "حورعین نے کہا تھا اور رانیہ دل کی دل نہیں کلستی واپس ہولی حورعین نے بھی دروازہ بند کیا تھا اور اپنے لئے کپڑے نکال کر باتھ روم میں گھس گئی۔

♡♡♡♡♡

حورعین پورے دن گھر کے کاموں میں لگی رہتی لیکن خضر کے کام اب بھی رانیہ سر انجام دیتی تھی شہناز نے دبے لفظوں میں حورعین کو جتایا تھا مگر وہ جیسے ایک کان سے سنتی دوسرے کان سے نکال دیتی تھی۔ شہناز بیگم اپنی دوسری بہو کو بھی ایسے دیکھ کر کلس کر رہ گئی تھی کہاں انکی امیدیں کہاں انکی امیدوں پر پانی پھیرتی حورعین ۔۔۔ آج جب سب ڈائنگ ٹیبل پر موجود تھے تو رانیہ کو خضر کے لاڈ اٹھاتے دیکھ کر شہناز نے ٹوک دیا تھا

اب تو بچوں کی طرح اسکے لاڈ نہ اٹھاؤ خیر سے بیوی آگئ ہے اسکی آب اسے اٹھانے دو--- شہناز بیگم کی کاٹدار بات پر خضر ہلکا سا کھسیا گیا تھا حورعین اور رانیہ کی رنگت متغیر ہوئی پھر رانیہ نے خود کو سنبھالتے ہوئے دوبدو طنز کیا تھا

بیوی کو خود سے جاننے کی تو فرصت نہیں کہ میرے لاڈلے دیور کو کیا پسند ہے کیا نہیں تو میں تو اٹھاؤں گی ناں ---کیوں حورعین ؟؟رانیہ کی بات پر حورعین جل کر خاکستر ہو گئی تھی اور نوالہ پلیٹ میں چھوڑ کر اسکی طرف دیکھا دوسری طرف شہناز بیگم رانیہ سے لاکھ اختلاف رکھ کر بھی خاموش رہی کہ کسی بھی طرح باسی کڑھی میں ابال تو آئے

خیر سے بھابھی آپ یہ موقع کسی کو لینے ہی نہیں دیتیں پھر ہم بھی گستاخی کرنا نہیں چاہتے ---"حورعین نے دانت پیس کر کہا تھا

ارے بس بس ۔۔۔ حورعین بھابھی کا جو اس گھر میں مقام ہے وہ آپ نہیں جانتیں اور حورعین آپکا جو میرے دل میں مقام ہے وہ کوئی نہیں جانتا ۔۔۔ ہمم

خضر نے صورتحال بگڑتے دیکھ کر بات سنبھالی تھی اور حورعین کو میٹھی نظروں" سے دیکھا تھا جو خضر کے اتنے سے اظہار پر بلش کر کے نظریں جھکا گئی تھی رانیہ البتہ لال بھبھوکا چہرہ لئے ٹیبل سے اٹھ کر چلی گئی تھی

پھر اسکے بعد حورعین نے خضر کے بھی کام اپنے ہاتھوں میں لے لئے تھے اور وہ دن رانیہ انگاروں پر لوٹتی

---- ---

اس نے کچن کی کھڑکی سے اچک کر دیکھا خضر اپنے موبائل میں بینش کو کچھ دکھا رہا تھا اور وہ اسکے صوفے کے ساتھ کھڑی ہلکا سا اسکی طرف جھکی ہوئی تھی وہ دونوں ایک دوسرے میں مگن تھے ---جلن کی ایک فطری لہر اسکے اندر سرایت کر گئی تھی اور بے اختیار اس نے ساس پین سلیب پر پٹخا تھا اس سے بھی ان دونوں کا آپسی ارتکاز ٹوٹا نہیں تھا بلکہ پہلے کی ہی طرح وہ دونوں مگن رہے ---حورعین نے لب بھینچے تھے اس لمحے وہ اپنا عزم اپنا مقصد بھول کر بس ایک شریک حیات بن کر کلس رہی تھی ---- خضر کے کسی چٹکلے پر بینش کا نقرئی قہقہہ گونجا تو اسکے ضبط کا پیمانہ لبریز ہوا تھا اور وہ کچن کے دروازے میں آکھڑی ہوئی

سنئے "...اس نے نہایت سنجیدگی سے خضر کو پکارا تھا خضر نے چونک کر اسے " دیکھا

جی ---؟

آپ نے ہاسپٹل نہیں جانا ۔۔"اس نے کمر پر ہاتھ ٹکائے کڑے تیوروں سے گھورا"

" بس جانے والا ہوں"

بینش وضعداری نبھاتے شہناز بیگم کے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی

تو تیاری کریں گے تو ہو گی ناں "حورعین جھنجھلائی خضر نے ایک ابرو اچکا کر اسے مشکوک نظروں سے جانچا تو وہ اسکے اتنی فرصت سے دیکھنے پر ہی گلابی ہو گئی۔۔

میرے کپڑے نہیں نکالے آپ نے "خضر کو اسکا ایسا استحقاق بھرا رویہ بھایا تھا" اسلئے بات کو طول دیا

آپ جا کر دیکھئے تو سہی سب نکلا ہوا ہے "حورعین نے بھی دوبدو جتایا تھا

آپ آکر دے دیجئے شاید مجھے نہ نظر آئے "خضر شوخ ہوا اسکا دل تیز رفتاری سے" دھڑکا تھا

ٹھیک ہے آپ یہ چائے دیکھ لیجیے کہ چھلک نہ جائے میں آپ کے کپڑے دیکھ "آتی ہوں"

کیا ایک وقت میں ایک مقام پر ہم اکٹھے نہیں ہو سکتے ۔۔۔"خضر نے آنکھوں" ہی آنکھوں میں اسکو خود میں مبتلا کرتے ہوئے گھمبیر لہجے میں کہا تھا اسکی ذومعنی بات پر حورعین سٹپٹا کر واپس کچن میں چلی گئی اسکا گمان تھا کہ خضر اسکے پیچھے کچن میں آئے گا مگر ایسا نہیں ہوا ۔۔۔ایک طرف اسے برا بھی لگا تھا دوسری طرف اس نے شکر ادا بھی کیا تھا

♡♡♡♡♡

حورعین ۔۔۔؟ حورعین کچن سے نکلی تو شہناز نے اسکو آواز دی تھی

جی ---جی آنٹی---وہ نا چاہتے ہوئے بھی اس طرف آگئی کیونکہ اس وقت رانیہ گھر نہیں تھی اور وہ اسکی مجاز بھی نہیں تھی

مجھے وضو کروا دو بیٹا---انہوں نے لجاجت سے کہا تھا اسکو خود کی بے بسی پر غصہ اور شہناز کی لجاجت بھری پکار پر ترس آیا تھا

" جی آنٹی میں کروا دیتی ہوں"

وضو کروا کر شہناز نے جتنی دیر نماز پڑھی وہ پاس بیٹھی گھٹنوں کے گرد بازؤں کا گھیرا بنائے انکو دیکھتی رہی اور سوچتی رہی کہ وہ کیا کر رہی ہے اتنے اچھے لوگوں کے ساتھ ------ سلام پھیر کر شہناز نے اسکو اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا تھا وہ کھسک کر انکی جانب آگئی شہناز نے کچھ پڑھ کر اس پر پھونک ماری تو اچانک ہی

احساس ندامت سے اسکا دل بھر آیا اور دو آنسو آنکھوں سے لڑھک کر گالوں پر بہہ گئے جو شہناز بیگم کی زیرک نظروں سے چھپے نہ رہ سکے تھے

کیا ہوا؟

کچھ نہیں ۔۔۔ حورعین نے جلدی سے اشکوں کو پونچھ کر نفی میں سر ہلایا شہناز نے کچھ لمحے اسے کھوجتی نظروں سے دیکھا تھا پھر گویا ہوئیں

گھر والوں کی یاد آرہی ؟؟

جی ۔۔۔جی ۔۔اپی یاد آگئ تھیں ۔۔۔ حورعین نے جھوٹ گرڑھا کیونکہ ایسی کوئی یاد اسے رابعہ کی جانب سے آہی نہیں سکتی تھی کیونکہ رابعہ نے اسے بڑی بہنوں والا مان ہی نہیں دیا تھا

اچھی آپی ہے بھلا ---یوں رخصت کیا جیسے بوجھ اتارا ہو اس کے بعد نہ خیر نہ خبر -- انھوں نے تزخ کر کہا تھا حورعین بھی کیا کہتی بھلا سچ ہی تو تھا بے شک کروا ہی سہی

جی ---وہ دھیمے سے بس اتنا ہی کہہ سکی اور انکی پشت پر آکر انکے بالوں پر سے ڈوپٹہ ہٹا کر مالش کرنے لگی وہ یہ سب غیر ارادی طور پر کر رہی تھی اسکا ذہن نجانے کہاں بھٹکا ہوا تھا --- شہناز نے اسکا ہاتھ نرمی سے تھاما وہ چونکی ۔

کیا ہوا آنٹی ؟

آنٹی نہیں ماں--- جو بات پریشان کر رہی ہے وہ بات کیوں نہیں بتاتیں ؟؟ شہناز نے اسکا ہاتھ تھپتھپا کر نرمی سے پوچھا تھا ذرا سی ہمدردی پر ہی اسکا ضبط ٹوٹا تھا

اور اسکی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے شہناز نے اسکا ہاتھ کھینچ کر اسے اپنے سامنے بٹھایا تھا وہ تڑپ کر انکے پاؤں سے لپٹ گئی اور گڑگڑانے لگی --

مجھے معاف کر دیجئے ماں ---میں بہت بری ہوں مفاد پرست ---میں بہت" بری ہوں "وہ سسکیاں بھرتی التجا کر رہی تھی اور شہناز بیگم نے اسے بولنے دیا کیونکہ انہیں وہم تو پہلے ہی تھا لیکن شاید انکا وہم سچ ثابت ہونے جا رہا تھا

♡♡♡♡

یار کچھ کرو ناں --وہ جاب حاصل کرنے کی غرض سے نکلی تھی اور جس انٹرویو کے لئے گئی تھی اس کمپنی نے اسکی تعلیم کو ناکافی کہہ کر چلتا کر دیا تھا اسکی دوست رانیہ کا آفس قریب جس میں وہ کام کرتی تھی قریب ہی تھا اسلئے وہ ہاف ٹائم کے لئے اسکے پاس آگئی اب اسکے سامنے بیٹھی دل کے پھپھولے پھوڑنے کے ساتھ ساتھ التجا کر رہی تھی

کیا کروں ؟''رانیہ خود بے بس تھی ''اس کمپنی میں بھی کوئی سیٹ خالی نہیں'' ورنہ میں سفارش کر کے کچھ نہ کچھ بندوبست کر دیتی اور تمہیں ساتھ رہائش بھی چاہیے ''رانیہ نے ناامیدی سے نفی میں سر ہلایا تھا وہ بھی رونی صورت لئے ادھر ادھر دیکھنے لگی ہاف ٹائم ختم ہونے کے بعد وہ اٹھ کر باہر کی سمت جا رہی تھی تو سامنے سے تیزی سے آتی رانیہ سے ٹکرائی تھی اسکی فائل گر گئی تھی

آئی ایم سو سوری ''چاہے غلطی رانیہ کی تھی اور وہ رانیہ کو دیکھ کر اس دن والی'' حرکت بھولی نہیں تھی لیکن امیر پارٹی کے سامنے کون نہیں جھکتا اسلئے سوری کہہ کر بات ختم کرنا چاہی اور نیچے جھک کر فائل اٹھائی تھی دوسری طرف رانیہ بھی اس کے چہرے پر تھکان اور ٹھوکریں جانچ چکی تھی اسلئے خیر مقدمی مسکراہٹ سے اسکی معذرت قبول کی۔۔۔

یہاں جاب کے لئے آئی تھیں ؟؟''

نہیں ---اپنی فرینڈ سے ملنے

کہاں جاب کرتی ہو؟"

" فی الحال ڈھونڈ رہی ہوں"

اچھا شاید میں تمہارے کسی کام آسکوں یہ کارڈ رکھیں اور کل ایک بجے میرے" آفس آجانا "رانیہ نے اپنے ہینڈ بیگ میں سے ایک کارڈ نکالا تھا اور وہاں سے چلتی بنی --- اصل میں وہ یہاں بینش کو پک کرنے آئی تھی دونوں نے شاپنگ کرتے ہوئے ساتھ گھر جانا تھا لیکن رانیہ کو نہیں معلوم تھا کہ یہاں اسکو اسکے مقصد یا ڈرامے میں رنگ بھرنے کے لئے مرکزی کردار مل جائے گا

♡♡♡♡

For more visit (exponovels.com)

اگلے دن مقررہ وقت سے کچھ دیر پہلے ہی وہ رانیہ کے آفس میں موجود تھی اور اب انتظار کر رہی تھی رانیہ طے کردہ وقت سے بھی ایک گھنٹہ بعد آئی تھی لیکن یہاں اسکو یہ سکون تھا کہ وہ باہر اوس اور سخت سردی سے محفوظ تھی---

رانیہ نے آفس آنے کے بیس پچیس منٹ بعد اسکو اندر بلایا تھا وہ فائل اور ہینڈ بیگ سنبھالتی اندر بڑھی تھی اندر باہر سے بھی زیادہ سکون تھا سامنے بڑی سی ٹیبل کے پیچھے رانیہ براجمان تھی اور اسکو خیر مقدمی مسکراہٹ سے نوازا تو اسکا اعتماد بحال ہوا وہ سبک روی سے چلتی ٹیبل کے اس پار رانیہ کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھی اور فائل اسکی جانب بڑھائی

رکھ دو اسکی ضرورت نہیں --- کام کا تعلق تمہاری تعلیمی قابلیت سے نہیں" ہوشیاری اور عمدہ اداکاری سے ہے جتنی اچھی اداکاری کرو گی اتنا تمہارے لئے بہتر ہوگا "

لیکن مجھے جاب چاہیے ایکٹنگ کے لئے رول نہیں

یہ رئیل لائف کے لئے رول ہے لڑکی -- جتنی اچھی ایکٹنگ کرو گی اتنا ہی بہتر رہے گا اور تمہیں ہر وہ سہولت دی جائے گی جو تم مانگو "رانیہ کی بات پر حورعین نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھا تھا

فکر مت کرو تمہاری اور میری کوششوں سے تمہاری عزت پر بھی حرف نہیں آئے" "گا اور نہ میں آنے دونگی

"کام کیا ہے ؟؟"

خضر --- میرا دیور مجھے پسند ہے مطلب آئی وانٹ ہم --- میں نہیں رہ سکتی" اسکے بنا مگر میری ساس وہ اسکو میرا ہونے نہیں دے گی کیونکہ وہ پہلے بھی مجھے ناپسند کرتی تھی اور اب بھی کرتی ہے وہ آئے دن لڑکیاں دیکھ رہی ہے اور انہیں

کسی ستی ساوتری ٹائپ لڑکی کی تلاش ہے جیسی کے تم ---ویسے تم ستی ساوتری ہو تو نہیں مگر لگتی ہو اسلئے میں چاہتی ہوں تم میرے ڈرامے میں حقیقت کا رنگ بھرو اور جب کام ختم ہو جائے گا تو میں تمہیں بتا دوں گی میں الگ تم الگ لیکن کام کے بعد بھی تمہیں تنخواہ ملتی رہے گی المختصر تمہاری شادی میں خضر سے کرواؤں گی اور شادی کے بعد تم ہر کام بمعہ خضر کے قریب جانے کے میرے مطابق کرنا تو جلد ہی انہیں اپنی غلطی کا احساس ہو جائے گا اور خضر کی زندگی سے تنگ نکل جاؤ گی پھر آگے میرا کام ہے "

...فرض کریں اگر میں آپکی ساس کو پسند ہی نہ آئی تو؟

ایسا ہو ہی نہیں سکتا میں نے کہا نہ کہ تم لگتی ہو ستی ساوتری ---"انھوں نے" استہزایہ کہا تھا وہ اندر ہی اندر کلس گئی اور آٹھ کھڑی ہوئی

کل تک سوچ کر مجھے بتا دینا باقی کی تفصیل میں تمہیں کل بتاؤں گی اور تنخواہ"
دوسری مراعات اور سہولیات بتاؤں گی "رانیہ نے اطمینان سے کہا تھا
وہ بنا کچھ کہے وہاں سے نکل آئی تھی اور گھر میں آتے ہی رابعہ نے کم دن اور اسکی
وجہ سے پیش آنے والی رکاوٹوں کا رونا رویا تو اس نے حالات کی نزاکت کو بھانپتے
اگلے دن اس نے خود کو رانیہ کے آفس میں پایا تھا

♡♡♡♡

مجھے کیا کرنا ہو گا؟ حورعین نے شکست خوردہ لہجے میں کہا تھا پوری رات وہ عباد کو
کالز اور میسیجز کرتی رہی تھی لیکن وہ اس دن کا ہی سخت ناراض تھا جیسے اچانک

بے زار ہو گیا ہو ۔۔۔آخر میں صبح تک وہ فیصلہ کر چکی تھی اور اب رانیہ کے سامنے ایک ہارے ہوئے جواری کی طرح بیٹھی تھی خیر کسی کو تکلیف اور دھوکہ دینا تو اسکی سرشت نہیں تھی مگر اب وہ دھوکہ دینے جا رہی تھی حالات نے اسے کس نہج پر لا کھڑا کیا تھا ۔۔۔۔رانیہ نے ایک سائیڈ کی مسکراہٹ جس میں ہلکی سی استہزاء کی بھی جھلک تھی سے جانچا اور ایک فائل نکال کر اسکے سامنے کی ۔۔۔اس میں سب موجود ہے پڑھ لو اور سائن کر لو ۔۔۔اس نے مرے مرے ہاتھوں سے فائل تھامی اندر ایک ایگریمنٹ پیپر تھا جس میں کچھ شرائط کے بعد اس نے قبولیت کا عندیہ دیتے وہاں سائن کرنے تھے۔

نکاح میں رہتے ہوئے اسے ہر ممکن طور پر خضر کے قریب نہیں جانا 1

معاہدے کے مطابق جلد سے جلد اپنا کام کرنے کی کوشش اور ہر معاملے میں 2 رانیہ کی منظوری لازمی ہو گی

وہ صرف رانیہ کے بتائے گھریلو کام اپنے ہاتھ میں لے گی 3

طلاق کے بعد عقد ثانی کر سکتی ہے کہیں بھی رہ سکتی ہے 4

طلاق کے بعد بھی اسکو رہائش اور تنخواہ دی جاتی رہے گی چاہے پھر وہ عقد ثانی 5 ہی کیوں نہ کر لے ۔

خضر کے نکاح میں رہتے ہوئے اسکو وہ تمام سہولیات دی جائیں گی جو وہ چاہے 6 گی مگر خضر کے قریب نہیں جائے گی

نکاح سے پہلے اسکے بعد اور طلاق کے بعد کبھی بھی وہ یہ راز کسی کو نہیں 7 بتائے گی

کسی کمزور لمحے میں اگر خضر اور وہ باہمی جسمانی رشتہ قائم کر بیٹھیں تو سب سے 8 پہلے رانیہ کو بتائے اور رانیہ اسی وقت یہ معاہدہ ختم کرنے کی مجاز ہو گی اور حورعین

For more visit (exponovels.com)

کو اس گھر سے کسی کو بنا بتائے بنا کچھ لئے جانا ہو گا اور شادی و دیگر پیسے ایک ماہ

میں ادا کرے گی

اگر حورعین نے جذبات میں یا غصے میں کبھی کسی کو سچائی بتائی تو شادی سے 9

لے کر تب تک جتنے پیسے بھی لگے ہونگے وہ ایک مہینے میں واپس کرنے کی مجاز

ہے

اس نے ساری شرائط پڑھ کر ایک گہری بوجھل سانس لی تھی

آپکو کیوں لگتا ہے کہ میں غداری کروں گی ؟

کیونکہ تم نے ابھی تک خضر کو نہیں دیکھا "رانیہ نے چمکتی آنکھوں سے ایسے کہا"

کہ حورعین کو بھی اسے دیکھنے کا اشتیاق ہوا تھا لیکن اسے رانیہ کی بات سے محبت

کے بجائے ہوس کی بو آئی

"اور میں کب دیکھ سکتی ہوں؟"

شادی کی رات کو۔۔۔۔انہوں نے پین اسکی جانب بڑھاتے ہوئے کہا تھا اس نے تھوڑی سوچ و بچار کے بعد پین تھام لیا اور سائن کرنے لگی تو رانیہ بول پڑی تھی

" میں نے تمہارے لئے ایک اور شرط رکھی ہے"

کیا؟؟اسے شرط سننے میں دلچسپی نہیں تھا کیونکہ اسکا دل بہت بوجھل ہو رہا تھا پھر بھی اس نے پوچھ لیا

تمہارے عباد کو بھی تین ڈراموں میں مرکزی کردار دیا جائے گا اور وہ یہ سب پہلے" ہی سن چکا ہے اسی کے کہنے پر میں نے تمہارا انتخاب کیا تھا "رانیہ نے مزے سے بتایا تھا وہ تلملا اٹھی

ذلیل کمینہ ۔۔۔ حورعین نے دل میں اسے گالیوں سے نوازا تھا اور جو تھوڑی بہت ردوکد تھی وہ بھی دور ہوگئی اس نے سائن کر دیئے تھے مگر عباد کی بے غیرتی کو سوچتے ہوئے اسے خضر کے بارے میں سوچنے کی فرصت ہی نہ ملی اور اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ خضر وہ کالج والا جو گا

پھر سارا کچھ رانیہ نے کیا تھا وہی شہناز بیگم کے ساتھ انکے گھر آکر رابعہ سے ملی تھی اور انکو کسی دور پار کے رشتے دار کا حوالہ (جو اس نے حورعین سے پوچھا تھا) دے کر اپنے آنے کا مدعا بیان کیا رابعہ تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی بیٹھے بٹھائے ڈاکٹر کا رشتہ اور رشتہ داروں کے بھی منہ پر بھی قفل لگ جاتا کہ سوتیلی تھی اسلئے تنہا چھوڑ کر چلی گئ شہناز کو بھی حورعین پسند آگئی تھی اور رابعہ کی میٹھی چھری جیسی زبان بھی اور ارسم نے رسمی سی جانچ پڑتال کے بعد ہاں کر دی بہت جلد سب ہوا تھا ایک ہفتے میں کیونکہ رابعہ نے انکو اپنی مجبوری مجبوری

سے کئی گنا بڑھ کر دکھی لہجے میں بتائی تھی دو چار مگرمچھ کے آنسو بہائے اور چٹ منگنی پٹ بیاہ ہوگیا وہ عباد سے کبھی رابطہ نہ رکھنے کی خواہشمند تھی اسلئے اس نے اپنی سم توڑ کر فون اپنے سامان میں رکھ لیا تھا۔۔۔۔شادی کے دن نکاح کے بعد اسٹیج پر وہ خضر کو اور خضر اسکو دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔۔۔۔دونوں کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ کئی سال بعد وہ دونوں واپس ایک دوسرے کے سامنے ہونگے

وہ اسٹیج پر خضر کے ساتھ بیٹھی اسکی بار بار خود پر اٹھتی ستائشی نظروں سے کافی نروس ہو رہی تھی بینش نے بھی نوٹ کیا تھا۔۔۔

آپکی ہی ہے اب تو ساری زندگی اسے ہی دیکھنا ہے بس کیجئے "بینش نے بات پر وہ گلابی ہوئی جبکہ خضر نے بینش کی جانب مسکراتی نظروں سے دیکھا تھا بینش کے دل میں ہلچل ہوئی تو خود کو ڈپٹا۔

"خواب مجسم ہو کر سامنے ہو تو پلکیں جھپکانے کی گستاخی کون کرتا ہے"

بینش نے اسکی شاعرانہ بات پر سر دھنا اور رابعہ دودھ کا گلاس اٹھائے اسٹیج پر آگئی تو نوک جھوک شروع ہو گئی ۔

رخصتی کے بعد گھر سے لے کر خضر سے گھر تک اور سیج پر بیٹھی وہ کبھی خود کے دل سے لڑتی اور کبھی ضمیر سے یہی سوچ رہی تھی کہ اپنا منصوبہ وہ کیسے پورا کرے گی خضر کو اپنے قریب آنے سے کیسے روکے گی لیکن رانیہ نے باہر سے خضر کو نجانے کیا کہہ کر بھیجا تھا خضر کمرے میں آیا تو اسکے بالکل سامنے بیٹھ کر نرمی سے گفتگو شروع کی تھی ----وہ سکڑ سمٹ کر بیٹھی اس دشمن جو ہرانے کے سارے ہتھیاروں سے لیس تھا سن رہی تھی

For more visit (exponovels.com)

دیکھیے آپ جب ذہنی طور پر آمادہ ہوں ہم اپنا رشتہ تب شروع کریں گے میں جانتا ہوں کہ آپکو سپیس چاہیے ابھی اتنی جلدی اجنبی سے روح کا ساتھی نہیں بنا جاتا اور نہ ہی میں جبر سے اپنی تسکین چاہتا ہوں نکاح محض دو جسموں کا ملاپ نہیں بلکہ دو دل کی ہم آہنگی اور سکون ہوتا ہے اسلئے جب آپ میری محبت کو قبول کریں تب تک آپ مجھ سے سب شئیر کر سکتی ہیں سب کچھ اور میں بھی آپکے کسی بھی معاملے میں حق تلفی نہیں ہونے دوں گا" خضر نے اپنا مدعا صاف لفظوں میں بیان کرتے اسکے سارے خدشے دور کر دیئے تھے اور وہ ذہنی طور پر خود کو کافی ہلکا پھلکا محسوس کرنے لگی ----

تھینک یو --- "حورعین نے دھیمے سے کہا تھا"

,آئی لو یو "وہ شرارتی لہجے میں کہتا اٹھا تھا اور اسکے چہرے پر قوس و قزح کے رنگ اترتے دیکھ کر میری۔ چرائیں

"آپ چینج کر لیجئے"

آپ کہاں جا رہے ؟؟"

میں چینج کر کے صوفے پر جاؤں گا آئی تھنک آپکو اچھا نہیں لگے گا کہ میں بیڈ" شئیر کروں "خضر الماری میں سے اپنے کپڑے نکال کر باتھ روم میں گھس گیا تھا پیچھے وہ سوچتی رہ گئی کہ خضر اگر ایسے ہی اسکے ساتھ رہا تو وہ اسے دھوکہ کیسے دے پائے گی

♡♡♡♡

حال------

حورعین سوجی آنکھوں کے ساتھ اب چپ بیٹھی تھی شہناز نے بھی ضبط سے لب بھینچے ہوئے تھے مبادا کوئی غلط بات نہ منہ سے نکل جائے کیونکہ انہیں غصہ ہی

شدید تھا رانیہ پر حد درجہ اس نے ثابت کیا تھا کہ وہ اعتبار کے لائق ہی نہیں تھی ----کمرے میں وحشت ناک سکوت تھا کہ شہناز کی سپاٹ آواز نے خاموشی کو توڑا

"حورعین تن ابھی میری نگاہوں کے سامنے سے چلی جاؤ ورنہ ---"

آپ خدا کا واسطہ مجھے کہیں جو آپ کہنا چاہتی ہیں ورنہ میں مر جاؤں گی اس" شرمندگی سے اور ---"حورعین مچل کر انکے قدموں سے لپٹی تھی اور گڑگڑائیں

شہناز نے اسکی بات پوری ہوئے بنا زبردستی اپنے قدموں سے پیچھے دھکیل کر تیز لہجے میں کہا تھا

میں نے کہا حورعین جاؤ میرا اتنا چھوٹا ظرف نہیں ہے "وہ دھاڑی تھیں حورعین" سسکتے ہوئے اٹھی تھی اور وہاں سے بھاگ گئی تھی پیچھے شہناز بیگم کی آنکھوں

میں نمی آگئی اسکے بیٹوں کے کیسے بخت تھے کون کہتا ہے حسن اور دولت ہی سب کچھ ہے اسکے دونوں بیٹوں کے پاس حسن بھی تھا اور دولت بھی مگر ایک نے موت سے مار کھائی تھی دوسرا نصیب سے کھا رہا تھا

♡♡♡♡

رانیہ دوڑ کر اسکی پشت سے لگی تھی اور وہ مسکراتا ہوا پلٹا ----

آگئیں آپ---؟وہ اپنے سینے پر موجود اسکے نرم ہاتھوں کا بوسہ لیتے ہوئے پلٹا تھا اور اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکے چہرے کو نقش کو چھونے لگا جوابا وہ کسمسائی تھی ---

اسکی مزاحمت میں بھی خود سپردگی تھی وہ مزید بہکا" ارے ابھی نہیں نہ ---؟"
اور اسکے لفظوں کو قید کر لیا ---چند لمحوں بعد وہ پیچھے ہوا تو رانیہ نے مصنوعی
خفگی سے اسے گھورا تھا اور سانس درست کیۓ

اس نے اپنے پرس سے شیشہ اور ٹشو نکال کر اپنی لپ" بس کہیں بھی ----"
سٹک درست کی تھی ---

ہم آپ کے لئے اتنا کر رہے ہیں اور آپ جناب ہمارے موڈ کا خیال ہی نہیں"
کرتیں "وہ بھی نروٹھا ہو کر واپس پیچھے صوفے پر جا بیٹھا تھا رانیہ نے اسکے موڈ کو
بگڑتے دیکھ کر ایک ادا سے ساڑھی کا پلو جھٹکا تھا اور اسکی گود میں بیٹھ کر اسکی
گردن کے گرد بانہیں پھیلائیں ----

ہم بھی تو آپ کے ہی ہیں ناں ---"رانیہ نے لاڈ سے کہتے اسکی آنکھوں کو چوما" تھا وہ اتنے سے ہی میں بہک کر اسکو اپنے ساتھ صوفے پر گراتا اس پر حاوی ہو چکا تھا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے میں مگن ہو گئے---

♡♡♡♡♡

شرٹ پہنتے ہوئے اس نے رانیہ کی بکھری بکھری حالت کی سمت دیکھا تھا اور مسکرایا رانیہ اتنی بولڈ ہوتے ہوئے بھی لجا کر ساڑھی درست کرنے لگی ---- وہ صوفے سے اٹھنے لگا تو رانیہ نے اسکا ہاتھ پکڑا تھا ----رانیہ نہیں چاہتی تھی کہ ابھی وہ جائے نجانے جسم کی بھوک اتنی بے دید کیوں ہوتی ہے نہ تھال دیکھتی ہے نہ تھال میں پڑے کھانے کی قسم بھوک کو بس کھانے سے مطلب ہوتا ہے

کیا مجھے آج چھوڑنے کا ارادہ نہیں ہے ؟اس نے شرارت سے کہا تو رانیہ نے نفی میں سر ہلا کر اسکا ہاتھ چھوڑ دیا تھا ---

چاہتی تو یہی ہوں مگر مجھے ابھی میٹنگ میں جانا ہے اور ----"وہ ساڑھی" سنبھالتی اسکے مقابل کھڑی ہوئی تھی اور اسکی گردن پر لگے اپنے لپسٹک کے نشان پر ہاتھ پھیرا

اور ---؟"اس نے ایک جھٹکے سے رانیہ کو اپنے قریب کیا تھا"

اور پھر گھر بھی تو جانا ہے "رانیہ نے دوبارہ سے اسکا موڈ بدلتے دیکھ کر اسکے بازو" پر چٹکی کاٹی تھی وہ شرارت سے سسکا ----رانیہ کسمسا کر اسکی بانہوں سے دور ہوئی تھی

آپ سے بدلا تو میں کل لونگا۔۔۔۔"وہ اسکے وجود کو نظروں سے تعظیم کرتے معنی"

خیز سا بولا تھا رانیہ نے مڑ کر شیشے میں اپنا سر تاپا جائزہ لیتے اپنے لبوں پر سرخی

درست کی تھی اور ایک ادا سے بولی

آج کیا کم بدلے لیے ہیں ؟؟

ہائے۔۔۔کم ہی تھے ناں "وہ پیچھے ٹیبل پر ہاتھ رکھے ایک ادا سے بولا تھا اور رانیہ"

جو پہلے ہی جانا نہیں چاہ رہی تھی ہنستی ہوئی اسکی طرف مڑی اور قدم قدم قریب آکر

اسکی باہوں میں سما گئی تھی وہ بھی موقع غنیمت جان کر اسکو اپنی آغوش میں

بھر چکا تھا ایک بار پھر وہ میٹنگ میں شریک ہونے سے قاصر تھی

♡♡♡♡♡

دن بدن گزرتے گئے پہلے شہناز بیگم حورعین سے بالکل قطع تعلق کر کے بیٹھی تھیں مگر رانیہ کو خضر کے مزید قریب ہوتے دیکھ کر ان سے برداشت نہ ہوا اور انہوں نے اس سے بہتر حورعین کو ہی جانا تھا بہرحال وہ بیوی تو تھی خضر کی چاہے نکاح کے پیچھے کوئی بھی وجہ ہو مگر سب کی نظروں میں وہ خضر کی شرعی بیوی تھی اور حورعین کے لئے اتنا کافی تھا کہ شہناز بیگم نے رانیہ کو یہ نہیں بتایا تھا کہ حورعین ان کو ساری سچائی بتا چکی ہے لیکن سب وہ تھوڑی ڈری سہمی سی رہنے لگی تھی ۔۔۔۔۔اسکو اس بات کا عادی کھلنے سے پہلے ہی اپنا انتظام کرنا تھا مگر اتنے پیسے کہاں سے آتے ۔۔۔یہی سوچ اسکو ذہنی طور پر منتشر رکھتی تھی

حورعین ۔۔۔؟ایک سرمئی صبح ناشتہ بناتے ہوئے اسکو لاؤنج میں سے شہناز بیگم کی آواز آئی تھی ۔۔۔وہ پیڑا بناتے ہوئے باورچی خانے کے دروازے میں اکھڑی ہوئی

اسکو گوناگوں مسرت ہوئی تھی کیونکہ کافی دنوں بعد ہی سہی مگر شہناز بیگم نے اسے پکارا تھا

جی ۔۔۔جی ۔۔۔"اسکی آنکھوں کی چمک سے اسکے دل کی خوشی کا اندازہ ہوتا تھا جو" شہناز بیگم نے بھی بھانپ لی دل میں کہیں حورعین کی مجبوری اور اچھائی کا اعتراف وہ بھی کرتی تھی

,تم نے خضر کو اٹھایا آج ہاسپیٹل جاتے ہوئے اسے بینک بھی جانا تھا میرے "... کام کے سلسلے میں

جی ابھی تک تو وہ سو رہے ہونگے میں رانیہ بھابھی کے لئے ناشتہ بنانے کے" لئے پہلے ہی اٹھ گئی تھی "وہ منمنائی رانیہ کے نام پر انکے منہ میں جیسے کڑوا بادام آگیا تھا منہ بنا کر بولی

اسکا کیا ہے اسکو تو اپنے لئے نوکرانی ملی ہوئی ہے اور تم بھی تھوڑا حلیہ درست کر" "کے رکھا کرو اور خضر کے قریب ہونے کی کوشش کرو۔۔

ج۔۔۔جی میں۔۔۔"وہ ہونقوں کی طرح انکا چہرہ دیکھنے لگی تو شہناز بیگم نے اسے" ڈپٹا

اور کوئی تو یہاں ہے نہیں جسکو میں کہوں گی تم ہی ہو۔۔۔ رانیہ نے جو چال" چلی ہے میں اس پر ہی الٹ چلانا چاہتی ہوں "انہوں نے دوسرہ فقرہ زیرلب ہی کہا تھا

اب یہ ناشتہ چھوڑو مجھے ابھی بھوک نہیں میں خضر کے ساتھ ہی کروں گی اور تم" خضر کو اٹھاؤ جا کر۔۔۔ "انہوں نے وہیل چیئر کا رخ موڑتے ہوئے حکم صادر کیا تھا

جی ---"اس نے مری مری آواز میں کہا تھا اور پیڑا واپس تھال میں رکھ کر ہاتھ" دھوئے بنا ہی کمرے میں چلی آئی --- خضر کو جگانا اتنا مشکل ہرگز نہیں ہوتا تھا وہ ایک آواز دیتی تھی اور خضر جاگ جاتا تھا کمرے میں ملگجہ سا اندھیرا پھیلا ہوا تھا اور وہ بیڈ پر سو رہا تھا غالباً وہ حورعین کے اٹھنے کے بعد بیڈ پر آیا تھا اور اب مزے سے گہری نیند سو رہا تھا --- حورعین نے اسکے بغور اسکی بند پلکوں کو دیکھا تھا یہ آنکھیں کھلی ہوتے ہوئے بہت گھائل کرتی تھیں اسے ---- شرارت ہی شرارت سحر ہی سحر ----وہ مسمرائز ہوتی جاتی تھی جیسے اب ہو گئی تھی اور اسی خمار میں اس نے خضر کے سرہانے جگہ بنائی تھی اور ساتھ بیٹھ گئی ---- خضر کے ماتھے پر اسکے سنہری بال بکھرے ہوئے تھے اس نے شہادت کی انگلی سے وہ بال نرمی سے ہٹائے تھے اور مسکرائی ---- اسے گوناگوں اپنی آدھی ادھوری شادی پر ہی رشک آیا --- حورعین نے بے اختیار جھک کر اسکی پلکوں پر نرمی سے لب رکھے

تھے وہ نیند میں کسمسایا تھا۔۔۔ حورعین بھی جیسے ہوش میں نہیں رہی تھی پلکوں کے بعد اس نے گال پر بنے تل پر لب رکھے تھے لیکن یہ احتیاط ملحوظ خاطر رکھی کہ اسکے لمس سے وہ جاگ نہ جائے۔۔۔۔ حورعین کو دفعتاً ہوش آیا تھا وہ اپنے دل کی بے ایمانی پر گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئی اور جانا چاہتی تھی کہ خضر جو پہلے ہی جاگا ہوا تھا اس نے سرعت سے اسکا ہاتھ پکڑا تھا اور اپنے اوپر گرا لیا تھا وہ دم بخود اسکے سینے پر گری تھی

خضر کی پرشوق نظریں اس کے گلنار گالوں پر ٹکی تھیں حورین نے اسکے سینے پر ہاتھ ٹکا کر اٹھنا چاہا تو اسکو یہ محسوس کرکے دھچکا لگا تھا کہ خضر نے اسکے گرد اپنا حصار باندھا ہوا تھا

یہ کی۔۔کیا حرکت ہے ؟"حورعین شرم اور خوف کے ملے جلے جذبات سے دھیمی" آواز میں کہتے اسکی بانہوں میں ہلکا سا کسمسائی ۔۔۔

جیسے جگایا ہے اسکا انعام بھی تو دینا ہے ناں "خضر شوخ ہوا تھا اور تھوڑا سا اٹھ" کر اسکے سرخ عارض کو اپنے لبوں سے چھوا اسکی سانسیں منجمند ہوگئ تھیں خضر نے دوسرے عارض جو چھوا تھا ۔۔۔ حورعین نے کچھ دیر پہلے والی خود کی حرکت پر دل ہی دل میں خود کو ملامت کی اور اس سے پہلے خضر مزید کوئی گستاخی کرتا وہ اپنا پورا زور لگا کر اٹھی تھی اور کمرے سے نکل گئ تھی ۔۔۔۔

باورچی خانے میں آکر اس نے اپنے بے ترتیب دھڑکتے دل کو اعتدال پر لانے کی ناکام کوشش کی تھی اور کپکپاتے ہاتھوں سے چائے بنانے کے لئے پانی چولہے پر چڑھا دیا تھا اور اپنے عارضوں کو چھوا جہاں ابھی بھی خضر کا لمس محسوس ہو رہا تھا

وہ بے اختیار کیا گئی کچھ دیر بعد ہی اپنے پیچھے خضر کی پر تپش نظروں کا احساس ہوا تھا اسکا دل پھر بے ترتیب دھڑکنے لگا۔۔۔

"آپ کو امی بلا رہی تھیں"

آپکو مجھے بھیجنے کی جلدی ہے "؟؟ خضر باورچی خانے کے دروازے سے ٹیک" لگائے سینے پر ہاتھ باندھے مستفسر ہوا تھا

نہیں ۔۔۔ میں بھلا ایسا کیوں چاہوں گی "حورعین نے صاف گوئی سے کہا مگر لہجہ" ابھی بھی دل کی حالت کی چغلی کھا رہا تھا

توآپ مجھے روکتی بھی تو نہیں ہیں "خضر نے اسکے پیچھے آکر سرگوشی میں ہلکا پھلکا" شکوہ کیا تھا وہ اسکی قربت سے سٹپٹا کر مڑنے لگی تو اسکا ہاتھ چائے کی کیتلی پر لگا تھا اور گرم گرم قہوہ اسکے پاؤں پر گر گیا وہ بلبلا اٹھی تھی اور درد سے کراہتے خضر

کے سینے پر اپنا سر ٹکا دیا --- خضر جو خود اس افتاد پر متوحش ہوا تھا اس نے اگلے

ہی لمحے میں اسکو اپنی بانہوں میں بھرا تھا حورعین کو تو سانپ سونگھ گیا تھا اسکی

جلن پر جیسے کسی نے ٹھنڈے میٹھے پانی کی پھوار کر دی ہو وہ سب کچھ بھلا کر

اسکے سینے میں منہ چھپا گئی خضر اسکی بچکانہ حرکت پر دلکشی سے مسکراتا اسے

یونہی اٹھائے لاؤنج میں لے آیا اور صوفے پر بٹھایا تھا ----

پھر کمرے میں سے فرسٹ ایڈ باکس لاکر اسکی جلن پر مرہم لگانے لگا --- حورعین

نے اسکی شرٹ کو کندھے سے پکڑا ہوا تھا ---اسے جلن ہو رہی تھی ---

خضر کو اسکا یہ والا انداز بہت بھلا لگ رہا تھا

ویسے اس مرہم سے زیادہ اچھا کام میرے لب کرتے "خضر نے اچانک سے"

ایسی بات کی تھی کہ اسے چند سیکنڈ لگے سمجھنے میں اور سمجھ آئی تو گلرنگ ہو گئی

تھی ---- غیر محسوس طور پر اس نے خضر کے کندھے سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا تھا

--- خضر اسکا احتزاز محسوس کیئے بنا اپنا کام کرتا رہا

"لوہو گئی آپکی بینڈیج ---"خضر نے مہارت سے اسکے پاؤں پر مرہم لگا کر کہا تھا

حورعین ہلکا سا مسکرائی اور اٹھنے لگی تو خضر نے اسے واپس باہوں میں اٹھایا

تھا---

اب ---اب کہاں لے جا رہے ہیں ؟ حورعین کو آج اسکا الگ ہی روپ دیکھنے کو

مل رہا تھا اور آنکھوں کہ چمک میں انوکھا پن ---

"روم میں ---اج آپ ریسٹ کرینگی کام نہیں ---"خضر نے اسکی چھوٹی سی

ناک سے اپنی ناک رگڑی تھی وہ جھنجھنا اٹھی یہ منظر باہر سے لاؤنج میں آتی رانیہ

نے بھی دیکھا تھا اور جیسے وہ تیزاب میں اندر تک ڈال دی گئی تھی وہ بلبلا اٹھی

----اور اندر جانے کے بجائے واپس ہولی تھی ----

میں بتاؤں گی اب وعدہ خلافی کا کیا انجام ہوتا ہے "رانیہ نے انگارہ چباتے خود"

کلامی کی تھی اور کار جو اس نے گھر کے باہر ہی کھڑی کی تھی اس میں بیٹھ کر زن

سے گاڑی بھگا لے گئی تھی ----

دوسری جانب خضر نے اسکو بیڈ پر لاکر بڑھایا تھا ---وہ سمٹ کر بیٹھ گئی ---

ریلیکس کو جائیے ---میں امی کی بات سن کر آتا ہوں وہ کہہ کر کمرے سے نکل گیا

تو حورعین نے دھونکی کی طرح چلتی سانسوں کو ہموار کیا تھا اور اپنی بے اختیاری کو

کوسنے لگی اور ڈر گئی کی اگر یہ بات رانیہ کو پتا چل گئی تو وہ کیا کرے گی اسکے ساتھ

♡♡♡♡

تم کیا کر سکتے ہو میرے لئے "رانیہ نے اسکے سینے پر لیٹے لیٹے یک دم سر اٹھا" کر اس سے پوچھا تھا

کچھ بھی ---"عباد نے اسکے بالوں میں نرمی سے انگلیاں چلاتے ہوئے ٹھوس" لہجے میں کہا تھا --- عباد اور رانیہ کے درمیان اس تعلق کی ابتداء رانیہ نے ہی کی تھی اور اسکو اپنے بدن کا عادی بنا چھوڑا تھا رانیہ کو عباد کا جسم چاہیئے تھا اور وقت آنے پر عباد کی گواہی اور عباد بھی رانیہ کے احسانوں تلے دبا ہوا اس پر متضاد جب اتنی خوبصورت عورت کا ہر طرح کا ساتھ ہو تو وہ پیچھے کیسے ہٹتا ؟؟---اب بھی طویل وقت ایک دوسرے سے لذت کشید کرنے کے بعد رانیہ نے وہ بات

For more visit (exponovels.com)

کرنے کی ابتداء کی جس کے لئے آج عباد پر وہ ٹوٹ کر برسی تھی -- اور اسے یقین تھا کہ عباد اسکی محبت و بدن کے نشے میں چور کچھ بھی کر لے گا---

"جاؤ صرف باتیں آتی ہیں تمہیں" ....رانیہ نے کہنے سے پہلے ناز سے ناک چڑھائی تھی عباد نے اسکی ادا پر فدا ہوتے اسکے لبوں کو چھوا تھا اور مخمور لہجے میں بولا

" ان لبوں کے لئے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں

رانیہ نے اپنے لبوں پر حرکت کرتیں اسکی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسا کر اسکے ہاتھ کو چوما تھا اور اسکی آنکھوں میں دیکھا----

"کچھ بھی ---"رانیہ نے اسکی مخمور آنکھوں میں جھانک کر رومانوی انداز میں سوال داغا--

کچھ بھی ---"عباد کو اپنی آواز دور سے آتی محسوس ہوئی تھی اور پھر وہ دونوں دوبارہ ایک دوسرے میں ملیامیٹ ہو گئے تھے

♡♡♡♡

خضر نے اسکا پاؤں جلنے کے بعد اسکی سہولت کے لئے نئی کل وقتی ملازمہ رکھ لی تھی جو کپڑے دھوتی اور گھر کی صفائی وغیرہ کرتی تھی حورعین کو کافی آرام مل جاتا تھا اب --- لیکن کھانا پکانا اور خضر کے کپڑے وغیرہ وہی دیکھتی تھی

آج خضر کی چھٹی تھی تو وہ ملازمہ کو دھونے والے کپڑے دے کر باورچی خانے میں جاکر خضر کے لئے کچھ سپشل بنانا چاہتی تھی کہ اسے شہناز بیگم کے کمرے سے کسی کے بولنے کی آوازیں آرہی تھیں اسے ان آوازوں میں سے ایک

آواز پر عباد کی آواز کا گمان ہوا تھا --- اسکا دل ہولنے لگا اسے نجانے کیوں انہونی کا ہونے کا ڈر تھا مرے مرے قدموں سے وہ چل کر شہناز بیگم کے کمرے میں آئی تو اس نے چکراتے سر کے ساتھ دہلیز کو تھام لیا تھا سامنے عباد بیٹھا تھا اور خضر رانیہ شہناز بیگم ---- آج اسے لگا یوم حساب ہے اور اسکو کچھ ہی دیر میں سنگسار کیا جائے گا --- عباد کی آنکھوں میں اجنبیت --- رانیہ کی آنکھوں نفرت خضر کی آنکھوں میں غصہ اور شہناز بیگم کی آنکھوں میں نمی و بے بسی تھی ----وہ ایک ہی پل میں کئی لہجوں کا سامنا کرنے کے لئے خود کو تیار کرنے لگی ---

وہاں موجود سب لوگ اسے حقارت سے دیکھ رہے تھے سوائے خضر کے کیونکہ اسکی آنکھوں میں حزن و ملال کوٹ کوٹ کر بھرا تھا ---- حورعین شرمندگی سے زمین میں گڑی جا رہی تھی ----

آگئی آپکی لاڈلی ---"رانیہ نے شہناز بیگم کو دیکھ کر استہزائیہ کہا تھا ----۔ شہناز" بیگم نے تلخ سانس خارج کر کے منہ پھیر لیا انہیں رانیہ سے اس حرکت کی توقع نہیں تھی --

عباد جو کہہ رہا وہ سچ ہے ؟؟"خضر نے اسکے روبرو آکر کاٹ دار لہجے میں پوچھا تھا" اسکی آنکھوں میں نمی آگئی ---

وہ میں ----ہوہ بھیگی آواز میں گھگھیائی تھی کہ خضر نے اسکی بات کو تیز آواز" میں کاٹا تھا

"ہاں یا نہ ؟"

جی--- "اسکے لبوں سے پھنسا پھنسا نکلا خضر نے ملامت بھری نظروں سے" اسکو دیکھا تھا اس نے آگے ایک لفظ کہے بنا اپنے ہاتھ خضر کے آگے جوڑ دیے

تھے اور سسکتے ہوئے اسکے قدموں میں ڈھیر ہوگئی رانیہ طنزیہ مسکرا رہی تھی اس

نے فاتحانہ نظروں سے عباد کو دیکھا عباد نے آنکھونہی آنکھوں میں سب ٹھیک کیا

نہ کا استفسار کیا تھا رانیہ نے پلکیں جھپک کر اسکو داد دی اور واپس رونی صورت

بناتے خضر کی جانب بڑھی ---

مجھے معاف کر دو خضر ----میں نے جو کیا تمہاری خوشی کے لئے کیا مجھے بینش"

"نے بتایا تھا کہ---

بھابھی کسی سے بھی میری خوشیاں خریدنے کی آپکو ضرورت نہیں تھی میری "

خوشیاں کسی کے بھی وجود سے نہیں جڑی میں ---- آپ نے بھی بہت غلط کیا

بھابھی --- خضر نے بامشکل تحمل سے جتایا تھا

میری نیت پر شک کر رہے ہو ؟رانیہ نے مگرمچھ کے آنسو بہائے

For more visit (exponovels.com)

"نہیں میں شک نہیں کر رہا جو آپ نے کیا میری خوشی کے لئے کیا اور مجھے اس میں شک ہو ہی نہیں سکتا "حورعین نے نا سمجھی سے دونوں نفوس کو دیکھا وہ کس خوشی کی بات کر رہے تھے دونوں ---اسے الہام ہوا کہ رانیہ نے کوئی ایسی چال چلی ہے جس سے سارا خسارہ اسکے ہاتھ آیا ہے ---عباد کمرے سے نکل کر چلا گیا تھا کیونکہ اسکا ضمیر ملامت کرنے لگا تھا رانیہ نے بھی یہی بہتر سمجھا تھا کیونکہ جب تک وہ یہاں رہتا رانیہ کو دھڑکا ہی لگا رہنا تھا کہیں وہ سچ ہی نہ اگل دے

----رانیہ نے زبردستی آنسو صاف کیئے تھے اور کمرے سے خود بھی نکل گئی

----اسے یقین تھا کہ ابھی وہ حورعین کو طلاق دے کر گھر سے نکال دے گا مگر یہ اسکی خام خیالی تھی-----خضر چند لمحے لب بھینچے کھڑا رہا پھر اسکو تاسف و غصے سے دیکھا تھا جو اسکے قدموں میں بیٹھی سسک رہی تھی ---- طلاق ---

عباد کا دھوکا ۔۔۔۔ واپسی میں اندھیرا اور اتنے پیسے کی ادائیگی ۔۔۔۔وہ کس بات کو سوچتی کس بات کا غم مناتی کس بات کی تدبیر کرتی اور کونسا ٹھکانہ ڈھونڈتی ۔۔۔۔

امی ۔۔۔جب میں آؤں مجھے یہ یہاں نہ ملیں "خضر نے سپاٹ لہجے میں کہا تھا" اور وہاں سے لمبے لمبے ڈنگ بھرتا نکل گیا حورعین نے سکتے کی کیفیت میں اسے جاتے دیکھا تھا ۔۔۔ وہ خود سے تھوڑی تو رحم کی امید کر بیٹھی تھی مگر۔۔۔۔۔وہ پھپھک پھپھک کے رو دی ۔وہ گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی کہ اسے اپنے سر پر شہناز بیگم کا شفقت بھرا لمس محسوس ہوا تھا اس نے بے یقینی سے سر اٹھا کر دیکھا ۔

ا"نہوں نے میری نہیں سنی ماں جی ۔۔۔"اس نے رندھے لہجے میں شکوہ کیا تھا شہناز بیگم نے لب بھینچے

تمہارے کزن اور رانیہ نے بساط ایسی بچھائی کہ ----"شہناز بیگم کے لہجے میں"
رانیہ کے لیے نفرت سی تھی حورعین چونکی

کی---کیا کہا رانیہ نے ---؟جو خضر ان سے نفرت نہیں کر رہے اور صرف مجھے
" ہی قصوروار قرار دے دیا

تم اتنی بھولی نہیں ہو تمہیں اندازہ ہونا چاہیے کہ اس نے عباد کو تمہارے خلاف"
استعمال کیا ہے تو کوئی نہ کوئی چال چلی ہو گی "شہناز بیگم نے اسکے کان کے
کیڑے جھاڑے حورعین ہونقوں کی طرح انکا چہرہ دیکھنے لگی -

عباد کے بقول تمہاری شادی رابعہ اور ارسم نے خضر کا پیسہ دیکھ کر کروائی تھی تم
پہلے پہل اس رشتے سے خوش نہیں تھیں لیکن خضر کی دولت کا سوچ کر تم نے
عباد کے ساتھ پلان بنایا کہ تم خضر سے پیسے بٹور کر طلاق لے لو گی اسکے بعد عباد

اور تم شادی کر لو گے رانیہ کو شادی کے دن بینش کے زریعے معلوم ہوا کہ خضر تمہیں پہلے سے پسند کرتا ہے تو رانیہ کے بقول وہ بہت خوش ہوئی لیکن عباد نے ایک پارٹی میں نشے میں دھت اپنا اور حورعین کا پلان رانیہ کے سامنے اگل دیا جس سے رانیہ کو دھچکا لگا وہ خضر کا گھر ٹوٹتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتی تھی اسلئے اس نے تم سے سودا کیا کہ جتنے پیسے چاہییے وہ تمہیں دے گی بس تم خضر کی زندگی سے نہ جاؤ اور عباد کو بھی ڈراموں میں مرکزی رول دیا کرے گی لیکن عباد کا ضمیر ملامت کرنے لگا وہ تم سے حقیقی محبت کرتا تھا اسلئے تمہیں پانے کے لئے اس نے سچ بولنے کا سوچا اور وہ خضر کے پاس چلا آیا اسکے آگے تم جانتی ہی ہو "شہناز بیگم نے ساری کہانی کہہ سنائی تھی حورعین صدمے سے آنکھیں پھاڑے رانیہ اور عباد کے ترتیب کردہ سکرپٹ کو سن رہی تھی اور دل ہی دل میں انکی حکمت عملی پر عش عش کر اٹھی---

"مجھے ---- یہ ---- یہ جھوٹ ہے میں نے کوئی پلان نہیں بنایا عباد کے ساتھ

تو اندازہ بھی نہیں تھا کہ میری شادی کالج والے خضر سے ہو رہی ہے "اس نے

شدت سے نفی میں سر ہلا کر شہناز بیگم کو قائل کرنے کی کوشش کی تھی شہناز

بیگم نے اثبات میں سر ہلایا۔

"میں جانتی ہوں چاہے میں تمہیں کبھی تمہارے عمل پر بلکل درست قرار نہیں

دے سکوں گی لیکن تم نے رانیہ کی طرح اپنے مرتبے کا سودا نہیں کیا "

"مجھے جانا ہو گا "حورعین نے اپنے گالوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تھا اور

اٹھنے لگی تو شہناز بیگم نے اسکی کلائی تھامی تھی

"تم کہیں نہیں جاؤ گی "

"مگر ----"

"اگر مگر کچھ نہیں ---- نہ یہ گھر خضر کا ہے ناں رانیہ کا --میرا ہے تم یہاں ہی

رہو گی میں خود بات کر لوں گی خضر سے ---"

"اور رانیہ ----"

وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی جب تک خضر تمہیں طلاق نہ دے تب تک وہ معاہدہ کبھی خضر کے سامنے لانے کی غلطی نہیں کرے گی اگر لانا ہوتا تو وہ پیپر استعمال کرتی ناکہ عباد کو ---, شہناز بیگم نے کہا تھا وہ انکا چہرہ دیکھتی رہ گئی اس نہج پر تو حورعین نے سوچا ہی نہیں تھا کہ اصل قصوروار رانیہ تھی کیونکہ معاہدہ و شرائط اسکی عائد کردہ تھی خضر کو پراپرٹی اس نے سمجھا تھا وہ تو بس اپنا کردار نبھا رہی تھی اصلیت سامنے آتی تو خضر کی نظر میں رانیہ اس سے زیادہ قابل نفرت ہوتی ----

××××××

اوہ ۔۔۔۔ ڈارلنگ "عباد نے اسکو پیچھے سے آکر باہوں میں بھرا تھا رانیہ کو یہ بے"

وجہ مداخلت زہر ترین لگی تھی مگر آج ہی اس گدھے کو باپ بنایا تھا اور ابھی اس

سے پہلو تہی کر کے وہ اسکی ناراضی مول لے کر کھیل نہیں بگاڑنا چاہتی تھی اسلئے

زبردستی کی مسکراہٹ لبوں پر سجائے اسکی جانب گھرمی ۔۔۔ اور اسکے گال کو چھوا

تھا

"آج تم نے دل جیت لیا ۔۔۔"

کیا پہلے نہیں جیتا تھا "عباد نے اسکے بالوں میں منہ دے کر سرگوشی کی رانیہ کو"

اب اسکی قربت جھنجھلاہٹ میں مبتلا کر رہی تھی مگر برداشت سے کام لینا پڑ رہا تھا

۔

نہ جیتا ہوتا تو خود کو سونپتی کیا؟

"لیکن جانو ایک بات سوچ رہا تھا میں ...اب حورعین کہاں جائے گی ؟"

وہ کہیں بھی جائے سوئیٹ ہارٹ اس نے تمہیں دھوکا دیا ہے اگر نہ دیا ہوتا تو وہ" خضر سے شادی کیوں کرتی جب کہ میں اسے یہ خوشخبری دے چکی تھی تمہیں میں " نے ڈرامہ آفر کر دیا ہے

جان میں نے یہ سب اس سے بدلا لینے کے لیے نہیں تمہاری محبت کے لئے" کیا "عباد نے اسکی آنکھوں میں جھانک کر کہا تھا رانیہ زبردستی مسکرائی --- عباد اس پر حاوی ہو رہا تھا اس نے بادل نخواستہ ہونے دیا لیکن یہ آخری بار تھا اب اسے عباد کو بھی راستے سے ہٹانا تھا

××××

شام میں رانیہ آئی تو حورعین کو گھر میں دیکھ کر اسکے تلوؤں پر لگی تھی اور سر پر بجھی تھی ---

تم دفاع نہیں ہوئیں گھر سے ---"رانیہ نے لاؤنج میں اسے اطمینان سے بیٹھے" دیکھ کر حقارت سے پوچھا ---- وہ اسی طرح صم بکم بیٹھی میگزین کی ورق گردانی کرتی رہی ۔

کچھ پوچھا ہے میں نے ----رانیہ سلگ کر دھاڑی تھی حورعین نے اطمینان سے میگزین سائیڈ پر رکھا اور اسکی طرف دیکھا تھا

ایگریمنٹ میں کہیں نہیں لکھا تھا کہ اگر تم سوال پوچھوگی تو جواب بھی دینا لازمی" ہے "

یو ---"وہ تنتناتی اسکے سر پر آئی تھی اسکا چہرہ نفرت سے سرخ ہوا جا رہا تھا"

حورعین کے تاثرات طنزیہ سے سنجیدہ ہوئے اسکے مقابل کھڑی ہو کر حورعین نے

اسے استہزایہ دیکھا تھا

" ایسا کچھ مت کرنا جس سے تم اپنے ہی ڈرامے میں پھنس جاؤ اور پچھتاؤ"

تم مجھے دھمکی دے رہی ہو جانتی ہو ناں کہ تم میری زرخرید غلام ہو"رانیہ نے"

اسے سنگینی سے یاد دلایا لیکن پھر بھی حورعین کا اطمینان قابل دید تھا---

جانتی ہوں اور یہ بھی جانتی ہوں آقا کے رازوں کا صندوق غلام کے پیٹ میں اور

" چابی زبان میں ہوتی ہے

"تم --- تمہارا یقین کر ہی نہ لے خضر ----"

میرا یقین نہ کرے مگر۔۔۔"حورعین کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی رانیہ کا" سیل گنگنایا تھا رانیہ نے اسے کینہ توز نظروں سے دیکھتے ہوئے سیل پر نمبر دیکھا فارن سے اسکے چچا کے گھر سے کال تھی اس نے پک کی اور جیسے جیسے سنتی گئی اسکے چہرے کی رنگت متغیر ہوتی گئی۔۔۔۔

اسکے سگے چچا کی وفات ہو گئی تھی وہ ہنوز الجھے اور قدرے پریشان ذہن کے ساتھ شہناز بیگم کے کمرے کی جانب چلی گئی تھی ۔۔۔ حورعین نے گہری سانس لے کر ماحول کی کثافت کو دور کرنے کی کوشش کی تھی اور واپس میگزین اٹھا لیا اگلا اور سب سے مشکل مرحلہ یعنی خضر سے سامنا کرنے کے لئے خود کو تیار کرنے لگی

××××××

رانیہ کو بادل نخواستہ چچا کی تعزیت کے لیے جانا پڑا تھا حورعین کو اب پیچھے سکون تھا خضر کو بھی جو اس دن ہی ہاسپٹل سے سیدھا ڈاکٹرز کی ٹیم کے ساتھ شمالی علاقہ جات چلا گیا تھا جہاں ہاسپٹل کی طرف سے انھوں نے غریب لوگوں کے مفت علاج و معالجے کے لئے دو ہفتوں کے لئے کیمپ لگایا تھا اب اسے صرف خضر کا انتظار تھا وہ اسے منانا چاہتی تھی ادھر پیچھے اچانک ہی بینش کی منگنی کا ہنگامہ اٹھا تھا اور بینش کی منگنی کی تیاریوں میں اسکی ماں نے اپنے ساتھ تیاریوں میں لگا لیا تھا اور وہ بخوشی تیاریوں میں ہاتھ بٹا رہی تھی سب چیزیں بینش کی پسند سے لی جا رہی تھیں کیونکہ بینش اکلوتی بیٹی تھی اور منگنی بڑے پیمانے پر کی جا رہی تھی ۔

آپ کب آئیں گے ؟"وہ بازار جانے کے لئے اپنی چادر لے کر آئی تو بینش فون" پر خضر سے بات کر رہی تھی حورعین کا دل مضطرب ہوا ۔ بینش نے اسکے گالوں

پر لالی بکھرتے دیکھی تھی وہ مسکرائی ۔ دوسری جانب سے شاید انکار کیا گیا تھا

بینش مچلی

نہیں ۔۔۔ میں کچھ نہیں جانتی ۔۔۔۔۔اگلے سنڈے میری منگنی ہے اور آپ نے"

" آنا ہے

وہ بضد تھی ۔ حورعین جیسے منظر میں تھی ہی نہیں اسکو اپنا وہاں موجود ہونا غیر ضروری بھی لگ رہا تھا لیکن دل خوش فہم بھی تھا کہ کہیں خضر اس سے حورعین کا پوچھ ہی لے اسلئے وہ بیڈ پر بکھرے کپڑوں کو خواہ مخواہ آہستہ آہستہ سمیٹنے لگی بینش اسکی بے قراری محسوس کر رہی تھی اور زیرلب مسکرا رہی تھی

حورعین کا روم روم سماعت بنا ہوا تھا وہ جان بوجھ کر انتہائی سست روی سے بیڈ پر کپڑے سمیٹ رہی تھی ----

بس آنا ہے تو آنا ہی ہے خضر ----میں نہیں ----"وہ بات کرتے کرتے روم" سے نکل گئی تھی حورعین کے ہاتھ بے جان سے ہو گئے اور کپڑے دوبارہ بیڈ پر بکھر گئے ----- ایک بے نام سی سرخوشی اپنے آپ ہی مر گئی تھی ---- وہ چادر لپٹتی کمرے سے باہر آگئی

♡♡♡♡

رات میں اسے ٹی وی دیکھتے دیکھتے وہیں صوفے پر اونگ آگئی تھی اور وہ سو گئی --- رات کے کوئی ڈھائی بجے مرکزی گیٹ بجایا گیا تھا وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی --- بے آرامی سے لیٹنے کی وجہ سے اسکی ٹانگیں اور کمر شل ہو گئی تھی --- اتنے میں

گیٹ پھر دھڑدھڑایا گیا تھا --- وہ حیرانی سے گھڑی میں وقت دیکھتی باہر چلی آئی

--- سینے پر دوپٹہ اچھی طرح پھیلایا تھا اور گیٹ کھولنے سے پہلے مستفسر ہوئی تھی

کون ؟؟

میں ہوں اگر مہربانی کرنے کا ارادہ ہو تو دروازہ کھول دینگی؟"خضر نے تڑخ کر"

جواب دیا تھا حورعین کا دل اچھل کر حلق میں آگیا ---

ج---جی --- میں کھولتی ہوں "اس نے گڑبڑا کر کہتے دروازہ کھولا تھا اور خضر اسکو

تیکھے چتونوں سے گھورتا اندر آیا تھا --- حورعین اسکی تیز نظروں کو قطعی نظر انداز

کرکے جانے لگی

اب کس ارادے سے رکی ہیں یہاں ----؟

مجھے ماں نے روکا ہے

اچھاااااا۔۔۔۔ ماں کا اتنا خیال ہے آپکو ؟وہ استہزایہ ہنسا حورعین جزبز ہوئی

بہت ہے کم از کم آپ اور بھابھی کی طرح ماں کو اکیلا چھوڑ کر نہیں گئی ۔۔۔"وہ بھی کم نہیں تھی

اب میں آگیا ہوں ناں تو جائیے ۔۔۔"خضر نے ترنت کہا"

ٹھیک ہے اسی وقت جاکر گلی میں بیٹھ جاتی ہوں تب آپکی عزت نفس گوارا کر" لے گی کہ ایک لڑکی جو غلطی سے آپکی بیوی بن گئی گلی میں بیٹھی ہے "وہ پاؤں پٹختی الٹے قدموں کھلے گیٹ کی طرف بڑھی تھی کہ راہ میں ہی خضر نے اسکی کلائی تھامی تھی

غلطی سے نہیں ۔۔۔۔ سازش سے ۔۔۔"خضر نے اسکی آنکھوں میں جھانک کر" تصیح کی

اور یہ ارادہ ہے یا سازش ---- حورعین کا اشارہ اسکی کلائی پکڑنے کی جانب تھا

خضر نے اپنا غصہ اسکی نازک کلائی کو مزید دبوچ کر نکالا وہ سسکی۔

"حق ہے ---"

حق تب جتائیے جب میرے فرض ادا کر سکیں "اس نے ایک جھٹکے سے اپنی کلائی چھڑائی تھی

اور باہر جانے لگی تو خضر کا لمبا چوڑا وجود اسکی راہ میں حائل ہوا تھا ---وہ بھنا گئی

"روک رہے ہیں اب ؟ "

فرض نبھا رہا ہوں .....اندر جائیے "خضر نے آرام سے اپنا مدعا بیان کیا تھا"

کیسے اس گھر میں میرا وجود آپ دیور بھابھی کو برداشت ہو جائے گا؟؟؟"وہ طنزیہ " گویا ہوئی

مجھے نہیں ہے قطعی نہیں ہے لیکن میری ماں سے پوچھے بنا کچھ کہوں گا نہیں"
---"

ہک ہا---شکر آپ نے اپنی بھابھی کا نہیں کہا "وہ استہزایہ کہہ کر اندر کی جانب" پلٹ گئی تھی پیچھے خضر کا دل کیا اسکے ساتھ ایسا کچھ کر گزرے کہ وہ پوری زندگی یاد رکھے

♡♡♡♡

اگلے دن صبح صبح ہی خضر بینش کے ساتھ شاپنگ پر نکل گیا تھا وہ بینش کو کچھ اپنے سے بھی دلانا چاہتا تھا قدسیہ بیگم منع کرتی رہی گئیں لیکن خضر اور شہناز بیگم نے انکی ایک نہیں سنی تھی قدسیہ اور شہناز بیٹھیں آپس میں محوگفتگو تھیں کہ خضر کمرے میں آیا تھا

" میں اور بینش نکل رہے ہیں چچی

تمہیں حورعین کو بھی لے کر جانا چاہیے "قدسیہ نے ازخود شہناز کے دل کی بات کر دی

رہنے دیجئے "قطعی جواب آیا تھا"

ماں کا حکم ٹالو گے "شہناز بیگم نے جذباتی حربہ آزمایا

" ماں وہ ڈیمانڈ ہی نہ کریں جو میں پوری کر سکوں"

وہ بینش کے ساتھ چلی جائے گی تم نہ بات کرنا اس سے "قدسیہ نے اسے ہلکے پھلکے انداز میں چھیڑا وہ مسکرا بھی نہ سکا

"ٹھیک ہے پھر بینش بھی گھر رہے میں خود ہی لے آؤں گا اس کے لئے کچھ---"

تم کتنے ضدی ہو گئے ہو خضر "شہناز نروٹھی ہوئی تھیں"

" مجھے ایسا بنانے میں آپکی لاڈلی کا ہاتھ ہے"

حورعین کا نہیں رانیہ کا ---"انہوں نے ترنت کہا تھا وہ انکو لب بھینچے دیکھتا رہا"

پھر جند لمحے توقف کے بعد گویا ہوا ۔

اچھا میں چلتا ہوں "وہ اٹھ کر چلتا بنا تھا قدسیہ بیگم نے شہناز بیگم کے کندھے"

پر ہاتھ رکھا ----

یہ لڑکا تو بالکل رانیہ کی مٹھی میں ہے "وہ بے بسی سے گویا ہوئیں قدسیہ بیگم نے

بھی تائید میں سر ہلایا تھا

" تم حورعین کو کھو کہ خضر کو اپنی جانب مائل کرنے کی کوشش کرے

"مناسب لگتا ہے ؟"

وہ خضر کی بیوی ہے معذرت کے ساتھ تم نے رانیہ کو تو اتنی آزادی دی کہ وہ" بھابھی ہو کر خضر کو مٹھی میں کر بیٹھی جبکہ حورعین کی باری میں تمہیں مناسب و غیر مناسب کا خیال آرہا ہے "قدسیہ بیگم نے تلخ لفظوں کو رسان سے شہناز کے کان میں انڈیلا تھا وہ چوں بھی نہ کر پائی اور اثبات میں سر ہلایا تھا

♡♡♡♡

اس نے جھک کر اپنے سینڈل کے اسٹریپ باندھے تھے ---- شہناز بیگم نے اسکو بغور دیکھا وہ شادی کے بعد پہلی بار اتنا تیار ہوئی تھی اور بہت پیاری لگ رہی تھی ---- شہناز بیگم نے دل میں ماشاء اللہ کہا --- اب وہ گولڈن ٹشو کا ڈوپٹہ اپنے کندھے پر سیٹ کر رہی تھی اور سیٹ کرنے کے بعد جیسے ہی بالوں کو سمیٹنے لگی شہناز بیگم نے اسے ٹوک دیا تھا ---

رہنے دو ایسے ہی۔۔۔۔ایک تم ہی نہیں ہو جو جن بھوت چمٹ جائنگے بال" کھولنے سے "شہناز بیگم کی تعریف کا انداز ہی انوکھا تھا وہ کھسیا کر مسکراتی بالوں کو کھلا چھوڑ کر اس میں کنگھا کرنے لگی

♡♡♡♡

" کیوں کال کر رہے ہو بار بار"

"آپکی یاد آرہی تھی"

میں کسی کی میت میں آئی ہوں تمہارا یہ دو ٹکے کا رومینس سننے کے موڈ میں"

" نہیں ہوں

"رومینس نہیں ۔۔۔یاد۔۔۔۔"

For more visit (exponovels.com)

یاد بھی تو اسلئے ہی آرہی ہو گی ناں کہ ۔۔۔۔"اس نے تپ کر ادھورا جملہ چھوڑا"

عباد بچہ نہیں تھا اسکی بات سمجھ چکا تھا

آپ مجھے ہوس زادہ سمجھتی ہیں "عباد کی آواز صدمے میں گھر گئی

میں سمجھتی نہیں تم ہو۔۔۔اب ہر وقت انسان اسی موڈ میں نہیں ہوتا "رانیہ"

نے تلخ لہجے میں جھاڑا تو عباد کے دل میں چھناکے سے کچھ ٹوٹا تھا لیکن رانیہ کو

احساس نہیں تھا کہ یوں اتنی جلدی گرم گرم حلوہ کھانے سے وہ خود جل جائے گی۔

آپکو میں نے کیا نہیں دیا؟

اسکے بدلے تم نے وصول بھی کیا ہے عباد ۔۔۔ ترقی ،میرا وجود ،بینک بیلنس"

"اور۔۔۔۔

",بس رانیہ ۔۔۔ حورعین ۔۔۔

ہاں حورعین ---تم اسی حورعین کے پاس کیوں نہیں چلے جاتے ؟؟خیر سے"

"اب وہ مطالقہ بھی ہونے والی ہے

رانیہ ہر کوئی لڑکی آپکی طرح گری ہوئی نہیں ہوتی کہ ایک کو چھوڑا دوسرے"

کو---"عباد نے جوتا بھگو کر مارا تھا

شٹ اپ ----جسٹ شٹ اپ "رانیہ سب پر آگ بگولہ ہو کر چلائی تھی عباد"

نے تلخ سا اونیہ کر کے کال کٹ کر دی ----

♡♡♡♡♡

وہ سیدھا آفس میں آیا تھا یہ وہی آفس تھا جس میں رانیہ اور وہ رنگ رلیاں مناتے

تھے اب چوکیدار بھی

صاحب) سے واقف ہو گیا تھا اسلئے آسانی سے اسے اندر آنے دیا اور دوسرا ماسٹر (
کی بھی اسی کے پاس تھی

رانیہ اور اس نے مختلف تصاویر بھی لی تھیں اور وہ تصاویر جس یو ایس بی میں
تھی وہ یو ایس بی یہاں ہی پڑی تھی۔۔۔وہ اس یو ایس بی کی تلاش میں تھا جو وہ
خضر کو دکھا کر رانیہ سے انتقام لیتا مگر یونہی مضطربانہ دراز کھنگالتے اسکی نظر ایک
فائل پر گئی تھی ۔۔۔ اس نے بے دھیانی میں فائل اٹھا کر دیکھی ۔۔۔۔اسکے
قدموں تلے سے زمین کھسک گئی تھی ۔۔۔اس اپنی اور حورعین کی بےوقوفی پر غصہ
آیا اب رانیہ کی عقل ٹھکانے لگانا تھی

♡♡♡♡

For more visit (exponovels.com)

منگنی کے لئے بال پنوں سے سیٹ کرتے ہوئے بینش کا موبائل بپ ہوا تھا ---
بینش نے موبائل اٹھا کر دیکھا تو اسکے لبوں پر دھیمی شرمیلی مسکان سج گئی اسکے
منگیتر کی کال تھی حورعین نے مصنوعی تاڑنے والی نظروں سے اسے آئینے میں
گھورا تو وہ کھلکھلائی تھی ---

بس دو منٹ"...وہ شرارت سے ملتجی ہوتی سیل لے کر بالکونی کی جانب بڑھ گئی"
تھی

اگر تصویر مانگے تو کہنا انتظار بھی کوئی چیز ہوتی ہے "حورعین نے پیچھے سے ہانک"
لگائی تھی اور واپس مڑ کر آئینے میں اپنا سراپا دیکھا اسی وقت آئینے میں پیچھے خضر کا
تنومند وجود نمایاں دکھائی دیا تھا ہلکی سنہری شیروانی میں اسکی آنکھوں کا رنگ بھی ہلکا
سنہری دکھائی دے رہا تھا اور آنکھوں کی چمک ----اس سے پہلے دل بے ایمان ہو
حورعین نے نظریں گھما لیں اور ڈریسنگ پر پڑی نیل پینٹس بلاوجہ ادھر ادھر

کرنے لگی ۔۔۔اسی اثنا میں لائٹ ڈم ہو کر چلی گئی تھی اس نے سر اٹھا کر

اندھیرے میں دیکھنے کی کوشش کی اور مڑی تو خضر کے مضبوط وجود سے ٹکرا کر

واپس ڈریسنگ کے سٹول سے لگی تھی۔۔۔۔وہ دفعتاً اسکے سر پر پہنچ گیا تھا

افففف۔۔۔"وہ جھنجھلا اٹھی

اندھیرے میں بھی سکون نہیں آپکو۔۔۔"اس نے تلملا کر کہا تھا۔۔۔اور ناکام"

کوشش کی اٹھنے کی کیونکہ اسکے ڈوپٹے کا ایک کونہ خضر کے پاؤں کے نیچے تھا

اٹھنے کی کوشش میں واپس ڈگمگا گئی تھی۔خضر اس کی جانب جھکا تھا

فنکشن کے بعد آپ اپنے روم میں چاہیے ہیں "اندھیرے میں سے تیز گرم"

سانسوں کے ساتھ خضر کی آواز بہت قریب سے ابھری تھی وہ سمٹ سی گئی

اوہ ہیلو میں آپکی رعایا نہیں ہوں۔۔۔۔جاکر لائٹ آن کروائیے "اس نے اندازے" سے ہاتھ آگے کر کے خضر کو پیچھے دھکیلنا چاہا تھا لیکن ہاتھ ہوا میں ہی رہ گیا۔

کہاں گئے "اس نے سوچا۔"

کہاں ہیں ؟؟؟؟حورعین نے پکارا تھا لیکن جیسے وہ چھلاوہ بن کر آیا تھا اسی طرح" یک لفظی جملہ کہہ کر چھلاوے کی تیزی سے جا چکا تھا۔۔۔۔ حورعین تپ گئی تھی

♡♡♡♡♡

پورے فنکشن میں خضر نے اس پر ایک نگاہ غلط بھی نہ ڈالی تھی اور وہ کلستی رہی ۔۔۔قدسیہ اور شہناز نے ہر ممکن کوشش کی تھی کہ حورعین اسکے قریب ہی رہے لیکن وہ جیسے منظر میں ہوتے ہوئے تھا ہی نہیں ۔۔۔منگنی کے بعد حورعین

For more visit (exponovels.com)

شہناز بیگم کو لئے اپنے گھر واپس آگئی ۔۔۔ تقریبا ایک گھنٹے بعد خضر شہناز بیگم کے کمرے کی دہلیز پر آکھڑا تھا ۔۔۔ وہ انجان بنی شہناز بیگم کے آج فنکشن میں پہنے کپڑے ہنگ کرتی رہی ۔۔۔

ماں جی ۔۔۔ زرا حورعین کو بھیجئے گا میرے کمرے میں ۔۔۔ "خضر کہہ کر رکا نہیں" تھا شہناز بیگم نے خوشگوار حیرت سے حورعین کو دیکھا جو پیٹھ موڑے کھڑی اپنی دھڑکنیں سنبھال رہی تھی

"سنا تم نے ۔۔۔"

جی"وہ فقط اتنا ہی کہہ سکی"

اب یہاں کھڑی کیا کر رہی ہو جاؤ ناں "شہناز بیگم نے لتاڑا تھا وہ مڑ کر بے چارگی" سے انہیں دیکھنے لگی شہناز بیگم نے گھورا۔

"تم چاہتی ہوں ناں خضر سے تمہارا رشتہ مضبوط ہو۔"

جی"پھر یک لفظی جواب---

" تو جاؤ ناں شوہر کو انتظار نہیں کرواتے ہیں"

جی"اس نے مسکین سی صورت بنائے اثبات میں سر ہلایا

کیا جی جی ---یہی جی حضوری اب خضر کی کر لینا جو کہے مان لینا"انھوں نے" گھرکا تھا وہ مزید بے عزتی سے بچنے کے لئے لب بھینچتی کمرے سے نکل گئی---- اسکی نظر لاؤنج میں لگے آئینے کے سامنے اپنے کیچر پر گئی تھی اس نے اٹھا کر اپنے بال سمیٹ لئے اور سانسیں بحال کرتی اسکے کمرے میں آئی تھی اس سے پہلے کے وہ دروازہ نوک کرتی اندر سے خضر نے کھول دیا تھا اور اسکو سر تا پاؤں گہری نظر سے دیکھا---

کوئی خاص بات جو آپ نے کرنی ہو کیجئے ورنہ ---"حورعین نے بے نیازی سے" اسکی طرف دیکھے بنا کہہ رہی تھی کہ خضر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اندر کھینچا تھا اور دروازہ بند کردیا ---وہ بوکھلا گئی ---

کیا---کیا ہے؟"حورعین نے ماتھے پر بل ڈال کر اسکو رعب دکھانا چاہا لیکن خضر" اسکے رعب سے کیا مرعوب ہوتا وہ تو اپنے نئے انداز سے روشناس کروانے کی دھن میں تھا---ایک ہاتھ اسکی کمر میں ڈالے دوسرے ہاتھ سے اسکے بالوں میں لگا کیچر کھولا تھا --- حورعین نے اسکو پیچھے دھکیل کر مڑنا چاہا حورعین کی سانسیں اسکی اس اچانک اور بدلے روئیے پر اتھل پتھل ہو رہی تھیں --- خضر نے اسکو یونہی جکڑے پیچھے دروازے سے لگایا تھا اور اسکی آنکھوں میں فاتحانہ دیکھا---

فرائض پورے کر رہا ہوں کرنے دیجئے"خضر کا موبائل بپ ہوا تھا"

یہ زبردستی ہے "حورعین نے تڑخ کر کہا"

اور یہ مجھے پہلے کر لینی چاہیے تھی "اس نے ڈوپٹہ اتار کر سائیڈ پر پھینکا تھا"
حورعین کی آنکھیں اسکی بے باکی پر پھٹنے کو تھیں

خضر کا سیل مسلسل بپ ہو رہا تھا اس نے ایک ہاتھ سے اسکی کلائی جکڑے
جکڑے ہی دوسرے ہاتھ سے سیل پاکٹ میں سے نکال کر کان سے لگایا۔ حورعین
مسلسل اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی وہ خضر کی پرتپش نظروں سے
اوجھل ہو جانا چاہتی تھی---

ہاں بھابھی ---؟ خضر کے لہجے میں پہلے والی نرمی مفقود تھی ---اسی سے "
حورعین سہم رہی تھی دوسری طرف رانیہ چونکی لیکن اپنے ازلی لاڈ بھرے لہجے میں
گویا ہوئی

" میں ائیر پورٹ پر ہوں لینے آجاؤ"

سوری بھابھی میں بزی ہوں ---- "خضر نے سنجیدگی و بے مروتی کی انتہا کی" ---رانیہ کی بھویں سمٹیں ---اس نے غور کیا تو دوسری طرف سے چوڑیوں کی آواز آرہی تھی حورعین خود کو چھڑوانے کی سعی میں مزاحمت کر رہی تھی جسکے بنا پر چوڑیاں آواز کر رہی تھیں خضر اسکے اتنا قریب تھا اس لمحے ------

چوڑیوں کی آواز---کیا اس لمحے حورعین اسکے پاس ہے "رانیہ نے گھبرا کر سوچا تھا"

حورعین کہاں ہے ؟رانیہ نے ترنت پوچھا حورعین نے مزاحمت ترک کر کے لب بھینچ کر نفی میں سرہلایا تھا کہ وہ نا بتائے کہ حورعین اسکے قریب ہے مگر آج خضر کہاں ماننے والا تھا

یہیں ہے میرے پاس ---- "خضر کے کہتے ہی اسکے قدموں سے زمین نکلی تھی"

حورعین ---حورعین ---تمہارے کمرے میں ہے---کیوں ؟''رانیہ کو شاید پتا'' نہیں تھا کہ وہ کیا کہہ گئی ہے دوسری طرف جو خضر کی سانسوں تک کے قریب کھڑی تھی بوکھلا گئی اسکی آنکھوں میں ہراسگی اتر آئی تھی جو خضر نے بھی نوٹ کی---وہ استہزایہ مسکرایا تھا

بھابھی حورعین میری بیوی ہے چاہوں تو نظروں سے اوجھل رکھوں چاہوں تو'' قریب تر آپ نے تو مکمل پیسے دئے تھے ناں اسکو میرے ---اب میں جو چاہوں کروں ''خضر کی طنز پر جہاں رانیہ کے سر پر ائیر پورٹ کی چھت آگری تھی وہیں حورعین نے کرب سے آنکھیں میچ لی تھیں --- سچائی آشکار ہونے کے باوجود اسکا وجود اب سنگسار کیا جانا تھا----

مجھے جانے دیجئے''حورعین ملتجی ہوئی تھی ---

یہ ناممکن ہے "خضر کی آواز اسے دور سے آتی محسوس ہوئی تھی اس نے سختی" سے اپنی آنکھیں میچ لیں۔---پوری رات خضر نے اپنی شدتیں اس پر اتاری تھیں حورعین آنے والے کل سے پریشان اسکی باہنوں میں پنگھلتی رہی

صبح پو پھٹنے کے بعد وہ درد سے ٹوٹتے وجود کے ساتھ قدرے اٹھ کر مسہری سے ٹیک لگائے بیٹھ گئی کمرے میں ابھی تک نیم مدھم روشنی پھیلی تھی اس نے یونہی اپنے اردگرد خود کی مانند کمرے کہ بکھری حالت کو دیکھا بستر کے دوسری طرف کی جگہ خالی لیکن سلوٹوں اور ٹوٹی چوڑیوں سے ناگفتہ بہ ہو رہی تھیں

حورعین خود ذہنی ابتلا کا شکار تھی رانیہ اب نجانے اسکے ساتھ کیا کرتی جبکہ خضر کے رات والے رویے کے بعد اسے خضر کی امید بھی چھوٹتی نظر آرہی تھی

وہ سوچ سوچ کر ہلکان ہوئی تو پیچھے سر ٹکا کر ہولے ہولے اپنی کنپٹی سہلانے لگی

دفعتاً اسے کمرے کہی دہلیز پر باہر سے کسی کی آہٹ محسوس ہوئی تھی قبل اسکے کوئی کمرے میں وارد ہوتا شہناز بیگم کی پاٹ دار آواز نے اسکے قدم وہیں روک دیئے تھے

بہو ۔۔۔کسی نو بیاہتا جوڑے کے کمرے میں جانے کے آداب بھول گئی ہو شاید۔۔۔؟

ماں جی مجھے خضر سے ضروری کام ہے رانیہ کی ضبط کی انتہا پر پہنچی سپاٹ آواز پر اندر بیٹھی حورعین کا دل کانپا ۔۔۔ لیکن شہناز بیگم پر جیسے اثر ہی نہیں ہوا تھا انہوں نے لٹھ مار لہجے میں کہا

اس سے ملنا ہے تو جاؤ ہاسپٹل ---وہ وہیں ہے"وہ مزید گویا ہوئی تھیں"

حورعین اندر آرام کر رہی ہے رات دیر سے سوئی تھی خضر کہہ کر گیا تھا اسکے آرام"

میں خلل نہ آئے "شہناز نے آخر میں دروغ وگوئی سے کام لیا تھا رانیہ کا دروازے

کے ہینڈل پر دھرا ہاتھ پھسلا تھا

اس نے مڑ کر شہناز کو دیکھا تھا شہناز کو اسکی اجڑی حالت دیکھ کر دلی افسوس ہوا

اسکی ہوس نے اسے کس نہج پر پہنچا دیا تھا ---رانیہ جس طرح آئی تھی اسی طرح

تن فن کرتی واپس نکل گئی وہ اندر بیٹھی اپنی دھڑکنوں کو سنبھالتی تھی

وہ آدھ گھنٹے بعد جھجھکتی ذہنی الجھنوں میں الجھی کمرے سے باہر آگئی اور باورچی خانے میں جاکر ناشتہ تیار کرنے لگی ---زرا سی آہٹ پر اسکا دل سوکھے پتے کی طرح لرز رہا تھا--- مستقبل کا خوف اسکا سکون فنا کئے دے رہا تھا اتنا کہ رات میں خضر کے ساتھ گزارے لمحات اسے لطف و کرم لگنے کے بجائے جاں کسل لگ رہے تھے وہ اس لمس سے مستفید بھی نہیں ہو پائی تھی جو اسکے محرم کا تھا اپنا اتنا بڑا حق پا کر بھی وہ اعصاب شکن لمحوں کو جھیل رہی تھی

تم اب بھی کچھ پریشان لگ رہی ہو ؟؟ناشتے کی ٹیبل پر شہناز بیگم نے اسکا اضطراب پا لیا تھا وہ جھرجھری لے کر چونکی

جی ---کچھ کہا آپ نے ؟

کیا ہوا ہے؟ شہناز نے نرمی سے پوچھا تھا

" خضر کو سب سچ معلوم ہو گیا ہے"

" یہ تو بہت اچھی بات ہے'

اور رانیہ کو بھی کہ رات میں خضر ---"اس نے آداب و تہذیب کے پیش نظر جملہ ادھورا چھوڑا لیکن وہ جہاندیدہ تھیں سمجھ گئی تھیں کہ حورعین کیا کہنا چاہتی ہے

حورعین خضر نے سب جاننے کے بعد تمہیں وہ درجہ دیا ہے ---اب اس سے رانیہ تو کیا خود خضر بھی منحرف نہیں ہو سکتا اور اسکے بعد رانیہ کے اس فضول معاہدے کی کوئی وقعت نہیں رہتی خضر رات میں تمہیں چھوڑ بھی سکتا تھا ناں لیکن اس

نے تمہیں قبول کیا اب جو آگے ہو گا وہ اللہ پر چھوڑو ---"شہناز نے اسے متانت و شائستگی سے سمجھایا تھا وہ چپ چاپ انکا چہرہ دیکھنے لگی

"ہمم----"

پریشان ہونا چھوڑ دو اب یہ خضر اور اسکا مسلہ ہے "انھوں نے مزید اسکی دلجوئی کی تھی وہ شہناز کے اطمینان پر عش عش کر اٹھی۔

رانیہ نے دھڑ سے دروازہ کھولا تھا ---وہ جو ایک فائل کھولے اسکی جانب پشت کیۓ کھڑا تھا چونک کر مڑا اور رانیہ کو خود کے سامنے دیکھ کر فریب سے مسکرایا۔

وہ چیل کی تیزی سے اسکے سر پر پہنچی اور اسکا گریبان پکڑ لیا ۔

مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی "رانیہ نے غصے سے بگڑتے ہوئے کہا تھا اس' نے یونہی مسکراتے اپنا گریبان چھڑایا تھا اور اسکی کلائیاں تھامے ہوئے ہی اسکی طیش سے بھینچی مٹھی کو چوما۔رانیہ نے کراہیت سے اپنا ہاتھ واپس کھینچا ۔

امید تو مجھے تم سے بھی 'اس کی 'نہیں تھی "اس نے "اسکی"پر ذور دیا تھا رانیہ" غصے سے لرز اٹھی ۔وہ ڈھٹائی سے آپ سے تم پر آگیا تھا۔

"ک"یا کیا میں نے ہاں ؟؟؟بتاو مجھے ؟

بتاؤں یا دکھاؤں ؟؟وہ ایک ادا سے دو قدم پیچھے جاتا ہوا بولا تھا -- رانیہ کا ماتھا ٹھنکا لیکن وہ اتنی جلدی کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی ۔ سامنے کھڑے شخص نے اپنی جینز کی جیب سے موبائل نکالا تھا اور دو تین بار موبائل سکرین کو ٹچ کرنے کے بعد سکرین اسکے سامنے کی --- رانیہ نے اسکو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے سکرین

کو دیکھا تو اپنی برگشتہ مقدر پر آنکھوں کے آگے تارے ناچنے لگے --- ویڈیو اسکی تھی اور--- اعصاب کو جھنجھوڑنے والی اسکی وہ ویڈیو ---

یہ ---یہ تمہیں کہاں سے ملی ؟وہ لکنت ذدہ آواز میں بولی تھی اسکی آواز اب پست تھی وہ سکرین کو اسکی نظروں کے سامنے سے ہٹاتے ہوئے استہزایہ ہنسا تھا

خوشی ہو رہی ہے تمہاری یہ المیہ صورت دیکھ کر "اس نے جیسے رانیہ کی حالت" سے حظ اٹھایا تھا۔

" میں نے یہ ہم دونوں کی بہتری کے لئے کیا تھا"

اپنی خودغرضی و ہوس کو ہماری بہتری کا نام مت دو "اس نے ناک سے مکھی" اڑائی تھی

" تم نے ہماری امانت میں خیانت کی"

ویٹ ---ویٹ ---ویٹ ---کونسی امانت ؟"اس نے رانیہ کی بات کاٹ کر"

ابرو اچکائی۔

جو تم نے حورعین کے ساتھ کل رات کیا خضر ----"وہ المیہ صورت بنائے بے"

بسی سے بولی تھی خضر ایک کروفر سے اٹھ کر اسکے بالکل مقابل آیا تھا طنزیہ

مسکراہٹ بدستور قائم تھی اسکے لبوں پر ----

وہ تو میری شرعی بیوی ہے آپ کس حثیت سے میری آغوش میں رہتی رہی"

ہیں"خضر نے یکسوئی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔وہ مضمحل سی لاجواب اسکا

چہرہ دیکھتی رہی ۔

رانیہ کو آج ادراک ہوا تھا خوبصورت چہروں کے پیچھے بھیانک فطرت کوئی بھی رکھ سکتا

ہے انسان منافقت در منافقت میں ڈھلا ہے ایک فطرت چہرے سے مشروط ہوتی

تو ہر خوبصورت چہرہ فریب نہ دیتا اور ہر بدصورت چہرے کے پیچھے بھیانک فطرت نہیں ہوتی ۔

"تم ان سب میں شریک تھے خضر ---"

لیکن عباد سے ناجائز تعلق میں نہیں ڈئیر رانیہ ---"خضر نے ایک آنکھ ونک" کرکے اسکا گال تھپتھپایا تھا رانیہ کو اسکی مسکراہٹ زہر ترین لگی ----

میں ---میں بہک گئی تھی "اس نے لرزیدہ لہجے میں کہا"

چچ چچ چچ ---کیسی ہو تم جو ہر ایک کے ساتھ بہک جاتی ہو کسی کو بہکا دیتی ہو کبھی خود بہک جاتی ہو "خضر نے تلخ مسکراہٹ سے اس پر کیچڑ اچھالا وہ بپھری تھی

"تم فرشتے نہیں ہو"

بالکل ---بالکل نہیں ہوں میں بھی بھکا لیکن اسکے بعد میں نے تمہارے وجود کے علاؤہ کسی کو نہیں چھوا ۔"

"جھوٹے فریبی ---جو کل رات حورعین کے ساتھ کیا وہ --

میں نے کہا ناں میں فرشتہ نہیں ہوں لیکن اب ماضی میں جو ہوا سو ہوا میں" اسکی سزا اپنی بیوی کو کیوں دوں اسکا یہ شرعی حق تھا اسکو مل گیا "

یو باسٹرڈ ---میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں ماں جی کو بتاؤں گی "وہ اسکی جانب شیر" کی طرح لپکی

پھر زرا ماں جی کو یہ بھی بتانا کہ کتنی راتیں تم نے عباد کے ساتھ بھی گزاریں "وہ مزے سے اسکا دھواں دھواں چہرہ دیکھ رہا تھا رانیہ کے اعصاب کٹ رہے تھے وہ لاجواب ہوتی لڑکھڑاتی ہوئی باہر نکل گئی

For more visit (exponovels.com)

ایک رات پہلے

منگنی کی تقریب جب اپنے عروج پر تھی خضر کو کسی نے پیچھے سے پکارا تھا خضر نے پکارنے والے کو دیکھا اور اپنے سامنے عباد کو کھڑے دیکھ کر لب بھینچے

---عباد از خود اسکے قریب آگیا تھا

اب آپ یہاں کیوں آئے ہیں ؟

میں تمہیں کچھ دکھانا چاہتا ہوں "عباد نے ہاتھ میں پکڑی فائل اسکے سامنے کی"

تھی ۔۔۔ خضر نے تیز نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے فائل جھپٹ لی اور فائل اسکے

سامنے کر کے مسکرایا تھا ۔۔ عباد نے اسکی مسکراہٹ کو نا سمجھی سے دیکھا

تم یہ فائل جسکو دکھا رہے ہو یہ معاہدے کو مقرر کرنے والا ماسٹر مائنڈ میں تھا

خضر کی بات پر اسکے سر پر ساتوں آسمان ٹوٹ پڑے تھے "رانیہ اور میرا دونوں کا"

منصوبہ تھا یہ "وہ ایک سائیڈ کی سمائل پاس کر کے آنکھ دبا گیا تھا عباد کو اسکی یہ

ادا پسند آتی اگر اسکے پیچھے خضر کا دھوکے باز روپ نہ ہوتا تو

یو۔۔۔ "عباد اسکی طرف جھپٹا تھا "تم سب نے حورعین کا استعمال کیا؟

نہیں ہم سب نے حورعین کا استعمال کیا "خضر نے سنجیدگی سے تصحیح کی تھی

بالکل تم صحیح کہہ رہے ہو ہم سب نے حورعین کا استعمال کیا "عباد کی آنکھوں میں نمی جمع ہونے لگی تھی لیکن جاننا چاہو گے رانیہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا؟ عباد نے حقارت سے کہتے اسکے سامنے اپنا موبائل کیا تھا اور ایک ویڈیو چلا دی وہ ویڈیو عباد اور رانیہ کی کی تھی ۔۔۔ خضر کے اعصاب چٹخنے لگے ۔۔۔اسے رانیہ سے یوں دعا بازی کی توقع نہیں تھی

تم نے جس کو پانے کے لئے یہ کیا ناں اس نے اپنا مقصد پانے کے لئے خود" کو میری بانہوں میں گرا دیا ... تم نے صحیح کہا خضر ہم زیادہ گر چکے ہیں "عباد نے بھرائی آواز میں کہا تھا اور صم بکم کھڑے خضر کی جیب میں وہ موبائل ڈالتا وہاں سے چلا گیا تھا ۔۔۔ خضر نے جیسے صدمے میں سے نکلتے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا ۔۔۔ یہ کیا کیا تھا رانیہ نے؟؟ وہ چٹختے اعصاب کو سنبھالنے کے لئے وہیں کرسی پر بیٹھ گیا ۔۔۔ اس نے ،رانیہ نے عباد نے تینوں نے ایک دوسرے کو حاصل

کرنے کے لیئے یہ کیا کر دیا تھا ۔۔۔ اس نے دور کرسی پر بیٹھی حزن و ملال کی کیفیت میں ڈھلی حورعین کو دیکھا تھا ۔۔۔اور شرمندگی کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب گیا لیکن یہ شرمندگی سے زیادہ حورعین پر غصہ تھا کہ اس نے اپنی ذات کو کھلونا بنا لیا تھا

رات کا دوسرا پہر شروع ہی ہوا چاہتا تھا کہ خضر تھکا تھکا کمرے میں آیا تھا اور# بستر پر بیٹھ گیا ۔۔۔ اس نے بے سلوٹ بستر پر ہاتھ پھیر کر کل رات ہوئی اپنی حرکت کو تنفر سے سوچا تھا اور دونوں ہاتھ ڈھیلے چھوڑ کر پیچھے کو بیڈ پر گرا ۔۔۔۔ رانیہ عباد اور اس نے کیا کردیا تھا حورعین کے ساتھ ۔۔۔ اسے اپنے آپ سے گھن

آنے لگی وہ ایسا تو نہیں تھا جیسا اپنے نفس کے ہاتھوں بن گیا تھا--- صرف رانیہ ہی کیا وہ خود بھی برابر کا شریک تھا اگر وہ الزام صرف رانیہ یا شیطان پر ڈالتا تو یہ اسکی کم ہمتی اور بے غیرتی ہوتی لیکن اس میں اب بھی حیا باقی تھی جو وہ خود سے بھی گھن کھا رہا تھا ---- یہ یاد اور ضمیر کا ایسا کوڑا تھا جو اسے لہولہان کئے دے رہا تھا رانیہ ----- مضطربانہ بال نوچتے اٹھا تھا اور چکر کاٹنے لگا اسے آج بھی یاد تھا وہ دن جب رانیہ اور اس نے پہلی بار اس مقدس رشتے کو تار تار کیا تھا۔

کھانے کے برتن واپس کچن میں رکھ کر اپنے کمرے کی طرف لوٹتے ہوئے اس کو کچھ ٹوٹنے اور رانیہ کی ہلکی سی سسکاری سنائی دی تھی وہ انسانیت کے پیش نظر

گھبرا کر دروازہ نوک کیے بنا ہی اندر چلا گیا --- لیکن کمرے میں پہنچ کر اسے سامنے والے منظر نے نظریں جھکانے ہر مجبور کر دیا تھا --- کمرے میں نیلا نیم اندھیرا تھا زمین پر کانچ بکھرا ہوا تھا اور پہلے سے بہت مختصر نائٹ میں رانیہ اپنا خون آلود انگوٹھا پکڑے بستر پر بیٹھی تھی جس سے رانیہ کی رانیں برہنہ ہو رہی تھیں رانیہ اسکو دیکھ کر چونکی تھی اور متحیر رہ گئی ---وہ چپ چاپ کمرے سے باہر نکلنا چاہتا تھا کہ رانیہ نے اسے پکارا تھا

خضر میرے پاؤں کی بینڈیج کر دو پلیز ---"رانیہ نے ہلکے سے جھجھکتے ہوئے کہا" تھا اسے گمان نہیں تھا کہ خضر پلٹے گا لیکن اسکی حیرت کی انتہا نہ رہی جب وہ پلٹ کر اسکی جانب آیا تھا اور اسکے قریب بستر پر ہی بیٹھ گیا ---

For more visit (exponovels.com)

کیوں کرتی ہیں آپ یہ سب ؟؟ خضر نے اسکے پاؤں کو اسکی ران سے ہٹا کر زمین پر رکھتے دو ٹوک لہجے میں پوچھا تھا رانیہ کے چہرے پر زلزلے کے آثار نمایاں ہوئے لیکن جلد ہی آر یا پار کرنے کے لئے میدان میں کود گئی ۔

میں ---تم سے محبت کرتی ہوں "اس نے خضر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے" جذب سے اقرار کیا تھا۔ خضر نے نظریں چرائی تھیں شفاف گورے چہرے پر پنک لپ سٹک اور ریشمی بال کمر پر کھلے چھوڑے رانیہ کہیں سے بھی اس سے بڑی نہیں لگ رہی تھی خضر کا دل اس ریشم کو چھونے کے لئے مچلنے لگا لیکن حورعین یاد آئی تھی جو اس وقت محض خیال بنی دور ہوتی جا رہی تھی کیونکہ سامنے رانیہ اور اسکی ادائیں تھیں

محبت تو میں بھی کرتا ہوں "خضر کو اپنی آواز بہت کمزور سی لگی۔"

کیا میری محبت اسکی محبت سے زیادہ طاقتور ہے "رانیہ نے اسکا کمزور لہجہ محسوس" کرتے ہوئے اسکے سینے میں منہ چھپایا تھا اور سر اٹھا کر اسکی آنکھوں میں دیکھا --- خضر اسکو چپ چاپ دیکھنے لگا --- محبت طاقتور تو تب ہوتی ناں جب وہ اسکا سراغ پاتا --- یہ تو یک طرفہ محبت تھی جو خضر کو گمان بھی نہیں تھا کہ ملے گی کبھی ----وہ سنجیدگی سے اسکا چہرہ دیکھنے لگا جہاں آج معصومیت ٹوٹ کر برس رہی تھی ۔وہ خضر کو چپ چاپ دیکھ کر پیچھے ہوئی تھی اور رخ پھیر لیا---

ہمارا ایک رشتہ ہے اور رشتہ آپ جانتی ہیں ناں "خضر نے اسکی کلائی پکڑ کر اپنی جانب کھینچ کر یاد دلایا تھا---

بھائی کے مرنے کے بعد وہ رشتہ کسی کتاب میں نہیں لکھا کہ اب ہمارے" درمیان ہے میں تم سے نکاح کرنا چاہتی ہوں اور یہ میری دلی خواہش ہے "رانیہ نے اسکے گال پر ہاتھ رکھ کر ایک جذب سے کہا تھا۔

"ماں جی ---"

بس خضر آپ ہاں کیجئے کیا میں آپکی محبت کے لائق ہوں ؟؟"رانیہ اسکے لبوں پر ہاتھ دھر کر ایک ادا سے ملتجی ہوئی تھی خضر پگھلنے لگا۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں "رانیہ کی آنکھوں کی نمی میں ڈوبتے ہوئے خضر اس پر" جھکا تھا رانیہ نے دل و دماغ کی ساری رضا مندی سے خود کو اسکے آگے بچھا دیا

-----بندہ بشر تھا بہک گیا

خضر نے اس رات کی سوچ سے نکلتے ہوئے جھرجھری لی تھی ---کیا کر بیٹھا تھا وہ ---کاش وہ تھوڑا اور صبر کرتا تو حورعین اسکی محبت اسکو مل ہی جاتی لیکن وہ

گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا ۔۔۔ اس نے آئینہ دیکھا تھا ۔۔۔ آئینہ آج بھی اسے بہت انمول بہت خوبصورت دکھا رہا تھا اسکا عکس آئینے میں کتنا بھلا تھا لیکن یہی عکس اگر ضمیر کے سچائی کے آئینے میں دیکھا جاتا تو کتنا گدلا ہوتا کتنا سیاہ ۔۔۔۔ اس کو جو لڑکیاں پلٹ کر دیکھتی تھیں یہ جان کر کہ اسکے اپنی ہی بھابھی کے ساتھ ناجائز تعلقات رہے ہیں تھوکتی بھی ناں ۔۔۔۔ خضر نے اپنے چہرے سے نادیدہ غلاظت صاف کرنے کی کوشش کی اور واپس گزشتہ دنوں میں بھٹکنے لگا

,ہم اتنے قریب آ تو گئے ہیں مگر ۔۔۔"خضر نے اسکی آنکھوں میں جھانکتے سنجیدگی سے کہتے بات ادھوری چھوڑی تھی

For more visit (exponovels.com)

" مگر کیا"

"آئی وانٹ ٹو میری یو"

" می ٹو "اس نے خضر کے سینے میں منہ چھپایا"

پھر کیسے کریں گے ماں جی نہیں مانیں گی "خضر نے بے بسی سے اسکو خود سے" آہستہ سے الگ کرتے کہا تھا وہ نظمیں سی مسکراتی ہوئی اسکی تھوڑی چوم کر بولی

--

"میرے پاس آئیڈیا ہے اگر تم مانو تو ----؟"

"کیا ---"

رانیہ نے اسکو اپنے ارادے کی تفصیل بتائی تھی خضر متذبذب ہوا

لیکن ایک لڑکی ایسا کرے گی کیوں ؟؟وہ جھنجھلایا تھا اسکا ارادہ تھا کہ وہ خود شہناز کو منانے کی کوشش کرے گا

ہم ڈھونڈیں گے ناں ایک ایسی لڑکی --

مگر یوں کسی کی زندگی خراب کرنا کیا ٹھیک ہو گا.؟؟"

تم فکر مت کرو وہ جو کرے گی اپنی مرضی سے کرے گی --- یہ میرا وعدہ ہے"

اس نے خضر کو خود میں سموتے ہوئے کہا تھا-- اور وہ اسکی آغوش میں آتے" ہی مطمئن ہو گیا

حورعین سے سائن کرواکر اس رات رانیہ نے خوشی خوشی اسکو معاہدہ دکھایا تھا ---وہ حورعین کا نام سن کر چونکا تھا لیکن ایک نام کے کئی لوگ ہوتے ہیں اس سوچ نے اسے آگے سوچنے نہ دیا ---پھر شادی کے وقت اس نے حورعین کو دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا تھا محبت یوں ملتی ہے اسے اندازہ نہیں تھا لیکن اب محبت کا نام لینا اسکی نظر میں محض بربادی تھی کیونکہ اب وہ رانیہ کو اپنا آپ سونپ چکا تھا --- دوسری طرف جب جب وہ حورعین کی جانب جانے لگتا اسے لگتا کہ وہ خود سے رانیہ سے حورعین سے دھوکا کر رہا ہے اسلئے ضبط کا دامن تھامے رکھتا اسکے باوجود بھی وہ حورعین کی طرف مائل ہونے سے خود کو روک نہیں پا رہا تھا اسلئے اس نے رانیہ سے اپنی بے بسی کا اظہار کیا تھا اور عباد والا ڈرامہ کیا گیا--- وہ طلاق دینے کی ہمت خود میں نہ پاتے وہاں سے نکل گیا تھا اسے لگا تھا کہ اسکے آنے تک شہناز نے حورعین کو گھر سے نکال دیا ہو گا لیکن حورعین کو اپنے گھر میں یونہی

براجمان دیکھ کر حقیقی بے بسی کا احساس ہوا تھا اور اسکے بعد جو ہوا بہت جلدی ہوا اسے رانیہ سے اس حرکت کی توقع نہیں تھی ۔۔۔۔

ماں جی کو بھی میری اس حرکت کی توقع نہیں ہوگی جو میں نے کیا "اسکے اندر نام نہاد انسان کرلایا تھا اسی وقت دروازہ کھلا تھا اور رانیہ سبز ساڑھی میں نشے میں ڈولتی اندر آئی

آج اپنے کمرے میں نہیں جانا کیا"شہناز بیگم نے حورعین کو اپنے بستر پر ہتھیلیاں گھورتے ہوئے پایا تو لتاڑا ۔ حورعیں نے خالی خالی نگاہوں سے انکو دیکھا تھا ۔

دل گھبرا رہا ہے "اسکی آواز اور آنکھیں ایک ساتھ بھرائی تھیں"

For more visit (exponovels.com)

"کیوں؟ کیا ہوا؟" شہناز بیگم نے اسکی جانب ہاتھ بڑھا کر اسے اپنی طرف پچکارا وہ ننھی بچی کی طرح انکی بانہوں میں سما کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی نجانے اسکے دل میں آج کیا خدشات ابھر رہے تھے

میرے بچے ایسے نہیں روتے "اسکو یوں روتا دیکھ کر شہناز بیگم کو اس پر ترس آیا تھا وہ اسے سنبھالنے لگی لیکن وہ بکھری جا رہی تھی --

میری بچی رو مت اگر دل کرے تو چلی جاؤ ورنہ یہاں ہی سو رہو "اس نے پیار سے سمیٹ کر اسکی نم آنکھیں صاف کیں تو وہ تھوڑی سنبھل کر پیچھے ہوئی تھی

"چلو شاباش آج دل نہیں کر رہا تو نہ جاؤ یہاں ہی سو جاؤ لیکن میرا ایک کام کرو مجھے خضر کے کمرے میں چھوڑ آؤ"

اس وقت ---"؟ حورعین نے بھرائی آواز میں پوچھا

ہاں اس وقت میں اسے کہوں گی میری بہو کے لاڈ اٹھایا کرے مجھ سے اسکی آنکھوں میں آنسو برداشت نہیں ہوتے "شہناز نے پیار سے اسے گلے لگاتے کہا تھا حورعین کو گوناگوں سکون ملا تھا۔

آگیا ہے ناں خضر ؟"حورعین کا سہارا لے کر وہیل چیئر پر بیٹھتے انہوں نے پوچھا" تھا

جی آگئے ہیں میں نے دیکھا تھا انہیں کمرے میں جاتے ---"حورعین نے کہا تھا" ہمم"شہناز نے ہنکارا بھرا تھا ۔حورعین انکی وہیل چیئر گھسیٹتے ہوئے سوچنے لگی" وہ خضر کا سامنا کیونکر کرے گی

آپ ---"خضر اسے نشے میں دھت اپنے کمرے کی دہلیز پر کھڑے دیکھ کر اپنی" جگہ سے کھڑا ہوا رانیہ کے ہاتھ میں اب بھی وہ سیل تھا جس میں ویڈیو تھی اور ویڈیو مسلسل چل رہی تھی "آپ میرے کمرے میں کیا کر رہی ہیں ؟ خصر نے کھدرے لہجے میں استفسار کیا اور رخ موڑا تھا وہ لڑکھڑاتے قدموں سے تیزی سے اسکی طرف لپکی اور اسکی پشت سے لگ گئی تھی

میں --میرے -سارے-- ساتھ ایسا ک--- کیوں کیا؟رانیہ کی آواز نشے سے لڑکھڑا" رہی تھی خضر نے اپنے سینے پر جمے ہاتھ سختی سے پیچھے کیا تھا اور باتھ روم کی جانب بڑھا آج اسکو رانیہ کا لمس آگ لگ رہا تھا جس نے پہلی ہی سب خاکستر کر دیا تھا اب بس ضمیر تھا جو کچوکے لگا رہا تھا رانیہ مچل کر واپس اسکے سامنے تن گئی تھی اور اسکے سینے سے جونک کی طرح چمٹی۔

"اب ---اب میرا لمس بھی --- برا لگ ---رہا ہے ---یاد یاد ہے تم مجھے یا"

یہاں ہیں باہنوں میں ---لے کر سوتے تھے "رانیہ نے اسکے سینے میں منہ دیتے

شکوہ کیا تھا خضر کو اس کے بدن سے اٹھتی مہک ناگوار گزر رہی تھی۔

وہ پاسٹ تھا اور مجھے نہیں پتا تھا تم اتنا گر جاؤ گی "خضر نے چبا چبا کر کہا تھا اور"

اسے اپنے سے دور دھکیلا رانیہ نشے میں ہونے کی وجہ سے توازن برقرار نہ رکھ پائی

تھی اور ڈرسنگ سے لگی موبائل چھوٹ کر گر کر بند ہوگیا تھا ---۔ خضر نے ندامت

سے آگے بڑھتے اسکو سہارا دے کر بیڈ پر بٹھانا چاہا تھا ----۔ رانیہ نے لڑکھڑا کر اپنا

ہاتھ جھٹکا ---

"اب ---اب کیوں لگا رہے ہو مجھے ہاتھ یو ---"وہ اس سے پہلے کچھ کہتی"

رانیہ ---"شہناز کی تیز چنگھاڑ پر خضر نے کرنٹ کھا کر پیچھے دیکھا تھا جہاں شہناز بیگم کا چہرہ غصے سے لال بھبھوکا ہوئے جا رہا تھا اور حورعین کی آنکھوں میں بے یقینی تھی وہ یک ٹک صدمے سے خضر کو دیکھتی ہی جا رہی تھی۔ اور آنکھوں میں آنسو لئے وہاں سے الٹے قدموں بھاگ گئی ۔

جی ساسو ماں -- حکم دیجئے "...رانیہ نے کورنش بجا لاتے ہوئے پوچھا تھا اور" بے تحاشا مسکرانے لگی وہ بالکل فراموش نہیں ہوئی تھی اپنا آپ اور ماحول کی سنگینی شہناز بیگم نے افسوس و تنفر سے دونوں کو دیکھا تھا اور وہیل چئیر واپس موڑی ۔

امی؟ خضر نے اٹکتے ہوئے شہناز کو پکارا تھا لمحہ بھر کیلئے شہناز نے خضر کی جانب دیکھا تھا انکی آنکھوں میں بکھرے مان کی کرچیاں تھیں۔ خضر کو اپنے تہی دامن ہونے کا احساس شدت سے ہوا تھا

جب تم دونوں اس گندگی سے نکل کر ہوش میں آجاؤ تو بات کر لینا مجھ سے"

انہوں نے پتھریلے لہجے میں کہا تھا اور وہاں سے چلی گئیں رانیہ لڑکھڑاتی ہوئی"

اپنے کمرے کی جانب چلی گئی تھی اور خضر سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

اگلی صبح شہناز بیگم کا چہرہ سپاٹ ہو رہا تھا سامنے پر اعتماد رانیہ اور شرمندہ سا خضر

بیٹھا تھا البتہ حورعین رات سے کمرے میں سے نکلی نہیں تھی----

کل رات جو ہوا"شہناز بیگم نے تمہیدانہ بات کا آغاز کیا تو رانیہ نے نخوت سے انکی"

بات کاٹی تھی

کل رات جو ہوا اسکو چھوڑیئے کیوں ہوا یہ دیکھ کر آپکو سب اندازہ ہو جائے گا"

رانیہ نے خضر کی طرف مکاری سے دیکھتے ہوئے موبائل شہناز بیگم کی جانب بڑھایا"

تھا--- یہ الگ الگ مقامات کی چند منٹوں کی ویڈیو ملی ہوئی تھی جس میں خضر اور

اسکا ملاپ 'پھر معاہدے کے بارے میں باتیں 'حورعین کو عباد کے سامنے کرنے

کی پلاننگ 'اور کل والی ملاقات سب تھیں --- خصر صم بکم بیٹھا تھا جیسے اسکو

سانپ سونگھ گیا ہوا--- شہناز بیگم کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر نیچے گر گیا تھا

اور انکا ستا چہرہ آنسوؤں سے بھیگنے لگا۔

تم سب جتنی بھی چالیں چل لو آخری جیت والا مہرہ رانیہ کسی کو نہیں دے گی"

رانیہ نے اٹھ کر موبائل اٹھاتے ہوئے مغرورانہ کہا تھا اور ان دونوں کی حالت"

سے حظ اٹھاتی اپنے کمرے میں چلی گئی ------ لاؤنج میں موت جیسا سکوت تھا

--- خضر کافی دیر بعد لڑکھڑاتے قدموں سے چلتے شہناز بیگم کی وہیل چیئر کے پاس

آکر بھیگی آنکھیں لئے بیٹھا تھا شہناز بیگم نے اشکوں سے تر بھیگا چہرہ اٹھا کر اسکی جانب ملامتی انداز میں دیکھا۔

چٹاخ ۔۔۔۔ "آنا فانا انکا ہاتھ اٹھا تھا اور خضر کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا ۔ خضر" نے لب کاٹا تھا لیکن کچھ کہہ نہ سکا۔

میرے پیچھے آنے کی کوشش مت کرنا خضر ۔۔۔"وہ اپنی وہیل چیئر گھسیٹتے" انتہائی سختی سے کہہ کر چلی گئی تھیں۔ خضر اٹھا تھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا نکل گیا

رانیہ اپنے بیٹے ذین کو لے کر محض شہناز بیگم کو اذیت دینے کے لئے باہر ملک چلی گئی تھی۔۔۔ شہناز بیگم کو کیا اثر ہونا تھا بھلا انکو تو خضر کا دیا زخم تڑپائے رکھتا

انہیں اپنی تربیت سے اتنے گھٹیا پن کی امید نہیں تھی ۔۔۔۔۔ حورعین بھی چلے جانا چاہتی تھی لیکن شہناز بیگم کے اکیلے پن نے اسے جانے نہیں دیا ۔۔۔۔ قدسیہ کو سچائی معلوم ہونے کے بعد وہ شہناز بیگم اور حورعین کو اپنے گھر لے آئی تھیں انہیں بھی خضر سے ایسی حرکت کی توقع نہیں تھی وہ لاکھ لاکھ اپنے رب کا شکر ادا کرتی تھیں کہ خضر جیسے فتنے کی شادی بینش سے نہیں ہوئی ۔۔۔۔ خضر ان دونوں کو بارہا لینے آیا تھا لیکن شہناز بیگم اسکو دیکھ کر منہ پھیر لیتیں اور قدسیہ بیگم کی آنکھوں میں تنفر اسکو حقیقی شرمندگی میں ڈال دیتا تھا۔ خضر ان لوگوں کو سپیس دینے کے لئے اسپیشلائزیشن کی غرض سے یو ایس چلا گیا اور پیچھے وہ دونوں ایک دوسرے کی دکھ سکھ کی ساتھی بن گئیں ۔۔۔۔ مگر خضر کا دیا گھاؤ شہناز بیگم کو اندر ہی اندر کھا رہا تھا۔۔۔ حورعین کے امید سے ہونے کی خبر اس تک بھی پہنچی تھی لیکن بینش کے ذریعے وہ شہناز بیگم اور حورعین سے باتیں کرنے کے لئے

فل مسوس کر رہ جاتا تھا اسکی حورعین سے ایک بار بھی بات نہیں ہوئی تھی البتہ ممتا کے ہاتھوں مجبور ہوکر شہناز بیگم کبھی کبھار کر لیتی تھیں

چند سال بعد

خضر نے کار سے اتر کر اندر قدم رکھا تھا اسکی آنکھوں میں تھکن اور نمی بھری تھی وہ مزید صحت مند اور خوبصورت ہو گیا تھا۔گیٹ کے اندر پرسہ دینے آئے مرد حضرات لان میں بیٹھے تھے جن میں عباد 'رانیہ کو کرسچن شوہر رابرٹ بھی تھا البتہ

For more visit (exponovels.com)

بینش کا شوہر راحم ادھر ادھر انتظامات دیکھ رہا تھا۔۔ خضر کو دیکھ کر اسکی جانب لپکا

" بڑی دیر سے آئے آپ ۔۔۔وہ آپکی راہ دیکھتیں چلی گئیں

کیا انھوں نے میرا پوچھا تھا"خضر نے آہستہ سے پوچھا بہت مشکل تھا اپنی" بھرائی آواز پر قابو پانا

زبان سے ایک لفظ نہ بولیں لیکن محبت آنکھوں سے ظاہر نہ ہو تو محبت کیا" کہلائے "ارحم نے ناصحانہ انداز میں کہا تھا اور ایک آدمی کی پکار پر اس طرف بڑھا ۔۔۔ خضر من من بھر پاؤں لئے تھکا ماندہ دروازے کو کھولتا اندر آیا تھا اندر کافور اور اگر بتیوں کی ملی جلی خوشبو بسی ہوئی تھی ہلکی ہلکی سسکیوں کی آواز کانوں میں پڑ رہی تھی سامنے لاؤنج کے صوفے وغیرہ اٹھا کر دریاں بچھائی گئی تھیں بیچ میں جنازہ

رکھا تھا اور اس پاس پرسے کے لئے آئی عورتیں بیٹھی تھیں انھی میں اس نے
بینش کو دیکھا وہ قدرے فربہی مائل ہو گئی تھی اور روپ بھی نکھر گیا تھا لیکن اس
وقت اسکی آنکھیں سرخ تھیں اسکی گود میں چند ماہ کی بچی تھی -- انھی پرسہ دینے
والیوں میں اس گھرانے کو برباد کرنے والی رانیہ بھی تھی رانیہ اور خضر کی آنکھیں
چار ہوئیں تو رانیہ نے دل کے شور سے اور خضر نے نفرت سے نظریں چرائی تھیں
--- رانیہ نے ایک اور کینیڈا میں ہی ایک اور شادی کر لی تھی اور ذین کو وہیں
بورڈنگ میں ڈال دیا تھا -

خضر قدم قدم چلتا میت کے پاس آیا تھا-کفن دفن ہو چکا تھا خضر نے دھڑکتے
دل کے ساتھ میت کا چہرہ دیکھنا چاہا تھا لیکن اس سے پہلے ہی قدسیہ اسکی جانب
لپکی تھی اور سینے سے لگ کر سسکیاں لینے لگی

خضر نے سوچا کیا اسکو چہرہ دیکھنا اب بھی نصیب نہیں ہو گا کتنا تڑپا تھا وہ ان دونوں کو دیکھنے کے لئے اور آج بھی ----خضر نے نم آنکھوں سے قدسیہ کی پشت پر تھپکیاں دیں وہ چاہ کر بھی رو نہیں سکتا تھا مرد تھا ناں ---ہمارے
معاشرے میں مردوں پر یہ جملہ رائج کر کے کہ مرد کو درد نہیں ہوتا کسی مرد کو بے حس کسی کو سنگدل کسی کو بے درد بنا دیا ہے اب مرد رونا بھی چاہے پچھتانا بھی چاہے تو اسکی انا کا مسلہ بن گیا ہے (مرد کو درد نہیں ہوتا) کے مصداق وہ بھی بس لب بھینچ کر اپنے جذبات کو قتل کر رہا تھا اپنے دکھ کے ساتھ لڑ رہا تھا۔
بینش نے آکر قدسیہ کو سنبھالا دیا تھا

خضر زرا جا کر حوریہ کو دیکھنا وہ رو رہی ہے "بینش نے اسکی جانب آکر سرگوشی کی" تھی ۔

وہ کہاں ہیں ؟"خضر نے پوچھا تھا"

وہ بھی اندر ہی ہیں"بینش نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا خضر اسکے لہجے پر"

خائف سا ہوتا پلٹ کر اندر کمرے میں آیا تھا کتنے سالوں بعد وہ اپنی ماں کے

کمرے کی دہلیز پار کر رہا تھا اور ایک وقت تھا کہ اس کمرے میں حاضری دیے بنا وہ

ایک رات نہ گزارتا تھا--- اس نے دیکھا پورے کا پورا کمرہ ایسا ہی تھا لیکن اس

میں حوریہ کے کھلونوں کا اضافہ ہو گیا تھا---بیڈ پر دو سالہ حوریہ ضد میں ادھر

ادھر کھلونے اٹھا کر پھینک رہی تھی اور بیڈ کے بلکل ساتھ رکھی وہیل چیئر پر

شہناز بیگم جو کافی کمزور ہو گئ تھیں اسکو بہلانے کی کوشش کر رہی تھی

اپنے پیچھے کھٹکا پا کر مڑی تو وہ خضر کو اپنی دہلیز پر اتنے سالوں بعد دیکھ کر تڑپ

اٹھی تھیں--- انہوں نے ممتا کے ہاتھوں مجبور ترس کر باہیں وا کر دیں وہ بھی

بھاگ کر اس میں بچوں کی طرح سما گیا تھا--- حوریہ گھر میں نئے شخص کی آمد پر

آنکھیں پٹپٹا کر ان دونوں کو دیکھنے لگی

معاف کر دیجیے مجھے ۔۔۔۔امی مجھے معاف کر دیجئے امی "وہ تڑپ کر ایک ہی گردان کیئے جا رہا تھا۔

"میری بوڑھی ہڈیوں میں جان نہیں خضر کے اب مزید کچھ سہہ سکوں تمہاری جدائی اور حورعین کی جوان موت نے مجھے توڑ دیا ہے میں مزید نفرت نہیں کر پاؤں گی میں اکیلے نہیں رہ پاؤں گی "انہوں نے بھی ہچکیوں سے روتے ہوئے اپنی بے بسی کا اظہار کیا تھا خضر نے جیسے کچھ سنا ہی نہیں اسکو تو بس یہ اطمینان تھا کہ اتنے عرصے بعد وہ انکی آغوش میں آگیا تھا ایک جلن پر ٹھنڈی میٹھی پھوار پڑ گئی تھی لیکن ایک زخم سے اب بھی خون رس رہا تھا حورعین ۔۔۔ اس نے زرا کی زرا الگ ہوکر حوریہ کو گود میں اٹھایا تھا۔وہ بھی بلاچوں چراں اسکی گود میں آگئی تھی۔۔۔ اور اپنے ننھے ہاتھوں میں خضر کا چہرہ لیا

یہ پہچانتی ہے مجھے ؟؟خضر کے لہجے میں سرخوشی سی تھی شہناز بیگم نے سرد آہ بھری ۔

ہاں -- حورعین روز کئی بار تمہاری تصویر اسکو دکھاتی تھی اور--- شہناز کی آواز بھرا گئی تھی خضر کی آنکھوں میں بھی نمی چمکی تھی حورعین کی ناگہانی موت اسکے لئے بھی کسی شاک سے کم نہیں تھی وہ حوریہ کو سینے سے لپٹائے واپس لاؤنج میں آیا تھا اور حورعین کا چہرہ دیکھنے لگا تو قدسیہ نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا تھا--- رانیہ کو اس لمحے بھی کمینی سی خوشی نے آگھیرا

نہیں --- اب تم اسکو نہیں دیکھ سکتے "قدسیہ نے روہانسی آواز میں کہا تھا"

کیوں ؟؟"وہ پہلی بار کرلایا تھا

نامحرم ہو چکی ہے یہ اب تمہارے لئے اسکی وفات ہوتے ہی نکاح ختم ہو گیا تھا"

ایک بڑی سیانی عورت نے اسے پیار سے سمجھایا تھا خضر نے تکلیف سے آنکھیں" بند کی تھیں اس نے آگے بڑھ کر بینش کی گود میں حوریہ کو دیا تھا بینش نے خضر کے اس اقدام سے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

اسکو حورعین کو اتنا دکھا دو کہ کبھی جو مجھے اسکی ماں کی یاد آئے تو اسکی آنکھوں میں بسا اسکی ماں کا عکس میں دیکھ سکوں "خضر نے ٹوٹ ٹوٹ کر لفظ ادا کئے تھے۔۔۔بینش کی آنکھوں میں نمی چمکی

اس نے اب سب کا سامنا بھی تو کرنا تھا سب سے ملنا بھی تھا باہر نکلتے ہوئے اس نے ایک عورت کی پکار سنی تھی

" اسکے میکے تو بتا دیتے"

اطلاع دی ہے وہ کہتے کل پرسوں تک ہی پہنچ پائیں گے "جواب رانیہ نے دیا تھا

وہ تھکے ٹوٹ چکے وجود کے ساتھ وہ مردانے میں آگیا تھا۔

رات میں بستر پر حوریہ کو لٹاتے اسکو حورعین کی بات یاد آئی تھی۔

بے آرام آپ سو رہے ہیں اور پوچھ مجھ سے رہے ہیں "حورعین کی یاد نے اسکے

لبوں پر زخمی مسکراہٹ بکھیری تھی خضر نے سوئی حوریہ کے نرم سے بالوں میں

ہاتھ پھیر کر اسکا ماتھا چوما تھا

آپ سے دھوکے کی پاداش میں میں ساری عمر بے سکون رہوں گا لیکن حورعین"

یہ میرا وعدہ ہے ہماری بیٹی کی زندگی میں ہمشہ سکون دیتا رہوں گا "اس نے

دلگرفتگی سے کہہ کر لائٹ بند کر دی تھی اور حوریہ کو سینے میں چھپاتے ہوئے سونے کی کوشش کرنے لگا

ہر پیار بھری کہانی کا اختتام ضروری تو نہیں صرف ملن ہی ہو میں نے محبتوں میں جدائی ہی دیکھی ہے

ختم شد

For more visit (exponovels.com)